Postal Reg. No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

شمارہ 22

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ

12 ربیع الثانی 1425 ہجری یکم احسان 1383 ہش 1 جون 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 22 مئی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں کل حضور نے جرمنی سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور خلافت کی اہمیت اور برکات سے روشناس کیا۔ احباب پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ۲۵ ویں سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۹/ تا ۲۱/ مئی ۲۰۰۴ء میں

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک شرکت

حضور انور نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ اجتماعی دُعا کرائی اور افتتاحی خطاب فرمایا

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ۲۵ ویں سالانہ اجتماع میں شرکت فرمائی اور ۱۹ مئی کو اس کا افتتاح فرمایا ہندوستانی وقت کے مطابق رات پونے دس بجے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا اور اجتماعی دُعا کرائی۔ جس کے بعد حضور انور افتتاحی خطاب کیلئے اسٹیج پر تشریف لائے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا جس میں تمام حاضرین کھڑے ہو کر شریک ہوئے۔ حضور پُر نور نے اپنے بصیرت افروز افتتاحی خطاب میں احمدی نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلائیں۔ حضور نے حضرت مصلح موعودؓ کے حوالہ سے فرمایا کہ ایک مرتبہ جنگ احد کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر پڑنے والے تیروں کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر لیا جس کی وجہ سے ان کا ہاتھ شل ہو کر ناکارہ ہو گیا بعد میں آپ نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ چونکہ جنگ احد کے موقعہ پر دشمن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تیروں کی یلغار کر دی تھی اس لئے میں نے آپ کے چہرہ مبارک کو بچانے کیلئے اپنا ہاتھ آگے کر دیا تھا کسی نے پوچھا کیا آپ کو اس وقت تکلیف کا احساس نہ ہوتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ جب مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا خیال آتا تھا تو میری سب تکلیف کافور ہو جاتی تھی حضور نے فرمایا ہر احمدی نوجوان کو بھی یہی سوچنا چاہئے کہ اس کے پیچھے اسلام کا چہرہ ہے جماعت احمدیہ کا چہرہ ہے اور اس کی حرکات و سکنات کا اسلام و احمدیت کے متعلق لوگ اثر قبول کریں گے اس لئے ہر خادم کو مکمل طور پر اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہئے فرمایا دشمن تاک میں رہتا ہے اور وہ جماعت کو بدنام کرنے کیلئے ہماری حرکات دیکھتا ہے اس لحاظ سے ہم سے ایسے فعل سرزد ہونے چاہئیں جو جماعت کی نیک نامی کا باعث ہوں۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور پر نور نے خدام کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی فرمایا کہ نمازوں کی طرف توجہ کرنے سے ہم اپنے خدا سے زندہ تعلق پیدا کر سکتے ہیں اس ضمن میں حضور انور نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ

باقی صفحہ: (15) پر ملاحظہ فرمائیں

ہم خوش قسمت ہیں کہ اس دور میں دائمی خلافت کے شاہد اور اس کا فیض پانے والے ہیں

وہ سچے وعدوں والا خدا آج بھی اپنے پیارے مسیح موعود کی پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے

خلافت خامسہ کے دَور میں دشمنوں نے بھی جماعت میں اتفاق واتحاد کے نہ صرف نظارے دیکھے بلکہ برملا ان کا اعتراف کیا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۱/ مئی ۲۰۰۴ء بمقام جرمنی

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے تیسرے روز ۲۱ مئی کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے خلافت کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے آیت قرآنی

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کیلئے ان کے دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ (النور آیت ۵۶)

فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے لیکن ساتھ ہی شرائط بھی عائد کی ہیں۔ ان باتوں پر قائم رہو گے تو تمہارے اندر خلافت قائم رہے گی اس کے باوجود خلافت راشدہ ۳۰ سال تک قائم رہی اور اس کے آخری سالوں میں جس طرح فتنے اُٹھے اور خلفاء کے ساتھ بے ہودہ گوئیاں کی گئیں۔ اس کے بعد خلافت

باقی صفحہ: (15) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ ہر میدان میں آگے بڑھنے والا ہو

صدر مملکت بینن اور گورنر اور کئی بادشاہوں اور مختلف جماعتوں کے دُور دُور سے آئے ہوئے احباب جماعت کی حضور انور سے ملاقات

مختلف مساجد، مشن ہاؤسز اور ہسپتالوں کا افتتاح اور سنگِ بنیاد

......۴/ اپریل تا ۸/ اپریل ۲۰۰۴ء......

آٹھواں روز ۴/اپریل ۲۰۰۴ء بروز اتوار:

حضور انور نے نماز فجر مسجد مہدی میں پڑھائی۔ صبح نو بجے حضور انور اپنی قیام گاہ ہوٹل Sofitel سے مشن ہاؤس تشریف لائے اور دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے ۹ بجے مجلس عاملہ بورکینا فاسو اور مبلغین کرام کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو بارہ بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور نے باری باری تمام سیکرٹریان سے ان کے کام اور ان کے سپرد ذمہ داریوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور موقع پر ساتھ ساتھ ہر سیکرٹری کو ہدایات دیں اور بتایا کہ آپ کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور آئندہ کس طرح کام کرنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ عاملہ کے ہر شعبہ کو فعال ہونا چاہئے اور ملک کے مختلف ریجنز اور پھر آگے جماعتوں میں جو مجالس عاملہ قائم ہیں، نیشنل مجلس عاملہ کے سیکرٹریان کا اپنے شعبہ کے سیکرٹری کے ساتھ براہ راست رابطہ قائم ہونا چاہئے پوری منصوبہ بندی سے مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کام کو آگے بڑھائیں۔ حضور انور نے چندوں کی ادائیگی مجلس عاملہ کے ممبران کو باشرح چندہ دینے اور ہر کمانے والے شخص کو چندہ کے نظام میں شامل کرنے اور چندہ کے نظام کو مضبوط بنانے کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ چونکہ افریقہ میں عموماً عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ کام کرتی ہیں اور زیادہ کماتی ہیں اس لئے چندہ کے نظام میں خواتین کو بھی شامل کریں۔

حضور انور نے عاملہ کے ممبران کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ کوئی احمدی بھی بیکار، بیروزگار فارغ نہیں رہنا چاہئے۔ ہر احمدی کو کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہئے۔ اس بارہ میں شعبہ امور عامہ اپنا فعال کردار ادا کرے۔ ریجنل صدران اور مبلغین کی مدد سے جائزے تیار کئے جائیں۔ اگر اس بارہ میں پہلے کام شروع نہیں ہوسکا تو اب شروع کردیں۔

بچوں اور نوجوان نسل کی تعلیم کے تعلق میں حضور انور نے تفصیل کے ساتھ مجلس عاملہ کو توجہ دلائی کہ کوئی احمدی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ تمام ریجنز اور پھر آگے جماعتوں میں باقاعدہ جائزے اور فہرستیں تیار ہوں اور والدین کو ترغیب دلائی جائے اور تاکید کی جائے کہ اپنے بچوں کو سکولوں میں بھجوائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ان بچوں کی فہرستیں بنوائیں جو کسی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کررہے۔ حضور نے فرمایا کہ ٹارگٹ بنالیں کہ امسال ہم نے اتنا حاصل کرنا ہے، اتنے بچوں کو تعلیم دلوانی ہے۔

حضور انور نے تمام مبلغین سے ان کے ریجنز میں کام کا تفصیلی جائزہ لیا اور نومبائعین سے رابطوں کے بارہ میں ہر ایک مبلغ کو فرداً فرداً ہدایات دیں اور تاکید کی کہ ہر ایک جماعت تک پہنچیں اور رابطے بحال کریں اور ساتھ ساتھ چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ حضور نے فرمایا کہ تربیت کا کام بے حد ضروری ہے اور یہ سارا سال جاری رہنا چاہئے اور تبلیغ کا کام اپنی جگہ پر جاری رہنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ جب تبلیغ کریں تو پہلی بار ہی شروع میں کھل کر بتائیں کہ یہ اسلامی تعلیم ہے۔ یہ پیشگوئیاں ہیں جن کے مطابق امام مہدی آگئے ہیں اور یہ ہمارے عقائد ہیں اور یہ سارا نظام ہے۔ چندہ کے نظام کے بارہ میں شروع ہی میں بتائیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ نماز کے قیام کے ساتھ مالی قربانی کا حکم ہے اس لئے شروع میں جو حسب استطاعت دے سکتے ہیں دیں۔ فرمایا اس طرح بعد میں جب نومبائعین کو چندہ کے نظام میں شامل کرلیا جائے تو انہیں پہلے سے یہ علم ہوگا کہ یہ چندہ نظام کا حصہ ہے۔

اس میٹنگ کے بعد نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی جس میں حضور انور نے شعبہ وائز خدام کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ان کی رہنمائی کی اور ہدایات دیں۔ حضور نے خدام کو اس بات کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ ریجنل سطح پر تو آپ کی مجالس قائم ہیں لیکن ریجن میں جو جماعتیں ہیں وہاں بھی اپنی مجالس قائم کریں اس طرح ہر جماعت میں مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہونی چاہئے۔ اور قائدین ہر ماہ اپنی رپورٹس صدر کو بھیجیں پھر صدر اپنی ماہانہ رپورٹ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھجوائے۔

بارہ بج کر ۴۵ منٹ پر مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ کا آغاز ہوا۔ حضور نے شعبہ وائز عاملہ کے ممبران کے کام کا جائزہ لیا اور تفصیل سے ہدایات دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ انصار اللہ کے نمونہ سے ہی دوسروں نے سبق لینا ہے۔ اس لئے آپ کو اعلیٰ نمونہ قائم کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ شروع سے ہی اپنے نظام کو مضبوط کریں۔ اگر آپ نے شروع میں توجہ نہ دی تو پھر بہت پیچھے رہ جائیں گے۔

بارہ بج کر ۵۵ منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے لجنہ کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات دیں۔ حضور نے فرمایا کہ مختلف دیہات اور جماعتوں میں جا کر لجنہ کی تنظیم قائم کریں اور اس طرح چھوٹے لیول پر تمام جماعتوں میں لجنہ کی تنظیم قائم ہو۔ اگر ہر جماعت میں لجنہ کی تنظیم قائم نہ ہوئی تو پھر عورتوں کی تربیت کرنا مشکل ہو جائے گا۔

فرمایا لجنہ یہ کوشش بھی کرے کہ ہر جگہ عورتوں کو نماز پڑھنی آنی چاہئے۔ نماز کے الفاظ اور پھر اس کا ترجمہ بھی آنا چاہئے۔ فرمایا کہ ناصرات میں تعلیم کا رجحان بڑھائیں۔ ناصرات کی تربیت اس لئے ضروری ہے کہ آئندہ نسل میں انہوں نے مائیں بننا ہے اور آگے نسل چلنی ہے اس لئے ان کا تعلیمی معیار بلند ہونا چاہئے۔

اس کے بعد تمام تنظیموں نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ آئیوری کوسٹ سے آنے والے مبلغین کے وفد نے بھی حضور انور سے الوداعی ملاقات کی اور تصاویر بنوائیں۔

ایک بج کر تیس منٹ پر مسجد المہدی (واگا ڈوگو) میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد مسجد میں موجود تمام احباب جماعت نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور اپنی قیام گاہ واپس تشریف لے گئے۔

اب بورکینا فاسو سے روانگی کا وقت تھا۔ چار بجے حضور انور ہوٹل سے ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ ائرپورٹ پر احباب جماعت حضور انور کو الوداع کہنے کی غرض سے اکٹھے تھے۔ حضور جونہی گاڑی سے اترے تمام احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور "اِنِّیْ مَعَکَ یَامَسْرُوْرُ" کے الفاظ کہتے ہوئے حضور انور کو الوداع کہا۔ اس کے بعد حضور انور نے VIP لاؤنج میں قریباً ایک گھنٹہ قیام کیا جہاں نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران اور مبلغین باری باری حضور انور سے ملتے رہے اور مصافحہ کا شرف حاصل کرتے رہے۔

مبلغین کی فیملیاں اور مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات باری باری حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے پاس آتی رہیں اور الوداعی ملاقات کرتی رہیں۔ امیگریشن عملہ کے سٹاف اور پولیس آفیسر نے بھی حضور سے ملاقات کی اور دعا کی درخواست کی ۵۔۱۵ بجے حضور انور جہاز پر سوار ہونے کے لئے روانہ ہوئے اور ساڑھے پانچ بجے طیارہ فضا میں بلند ہوا اور بینن کی طرف روانگی ہوئی۔ مکرم امیر صاحب بورکینا فاسو، مکرم ڈاکٹر محمود بھنوں صاحب اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو نے جہاز کی سیڑھیوں پر حضور انور کو الوداع کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بینن (Benin) میں ورود مسعود

بینن کے مقامی وقت کے مطابق رات سات بج کر بیس منٹ پر حضور انور کا طیارہ بینن کے انٹرنیشنل ائرپورٹ 'کوٹونو' (Kotono) پر اترا اور وہ تاریخ ساز لمحہ آپہنچا جب خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی بار بینن (بادشاہوں کی سرزمین) پر پڑے۔ جہاز کی سیڑھیوں پر مکرم امیر صاحب بینن مجلس عاملہ کے ممبران اور مبلغین اور ڈاکٹر صاحبان نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ صدر مملکت بینن کی نمائندگی میں Acting وزیر خارجہ نے ائرپورٹ پر حضور انور کا استقبال کیا۔

جب حضور وی آئی پی لاؤنج کے قریب پہنچے تو 'پورٹو نوو' (Porto Novo) کے بادشاہ Onikoyi نے حضور کا استقبال کیا اور حضور انور کے گلے میں ایک سکارف پہنایا جس کے اوپر دائیں طرف 'حضرت مرزا مسرور احمد' اور بائیں طرف 'خلیفۃ المسیح الخامس' اور گردن والے حصہ پر "Welcome to Benin" کے الفاظ درج تھے۔

نائیجر کے سلطان آف آگادیس نے اپنے گیارہ رکنی وفد کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ سلطان آف آگادیس اڑھائی ہزار کلومیٹر کا لمبا اور مشکل سفر طے کر کے حضور انور کے استقبال کیلئے ائرپورٹ پر آئے تھے۔

حضور ذرا آگے بڑھے تو ہمسایہ ملک "نائیجر" (Niger) کے سلطان آف آگادیس نے اپنے گیارہ رکنی وفد کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ سلطان آف آگادیس اڑھائی ہزار کلومیٹر کا لمبا اور مشکل سفر طے کر کے حضور انور کے استقبال کے لئے ائرپورٹ پر آئے ہوئے تھے۔

باقی صفحہ (5) پر

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض یہ بتائی ہے کہ وہ اس کی عبادت کرنے والا ہو

انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

احمدیوں کا فرض ہے کہ مساجد آباد کریں اور بچوں کو بھی نماز کا عادی بنائیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۲ راپریل ۲۰۰۴ء بمطابق ۲ رشہادت ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام بوبوجلاسو، بورکینافاسو (مغربی افریقہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾

(البقرہ:۲۲)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض یہ بتائی ہے کہ وہ اس کی عبادت کرنے والا ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد بار اس بارے میں حکم فرمایا ہے۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! اپنے پیدا کرنے والے رب کی عبادت کرو۔ یہی خدا ہے جس نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور جو تم سے پہلے تھے ان کو بھی پیدا کیا اور تمہیں بھی یہی حکم ہے اور تمہارے سے پہلے لوگوں کو بھی یہی حکم تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اور ایک خدا کی عبادت کرکے ہی تقویٰ پر قائم رہا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے دلوں میں قائم رہ سکتی ہے۔

لیکن پہلوں نے اس حکم کو بھلا دیا وہ ایک خدا کی بجائے کئی خداؤں کی عبادت کرنے لگ گئے۔ کسی نے تین خداؤں کی عبادت کرنی شروع کر دی، کسی نے بتوں کی پوجا کرنی شروع کر دی، کسی نے دنیاوی جاہ وحشمت کو اپنا خدا بنا لیا۔ اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا خوف، اس کی خشیت ان کے دلوں میں قائم نہ رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! سن لو کہ اگر تقویٰ اختیار کرنا ہے تو تقویٰ اس کا نام ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو۔ اور عبادت کے صحیح طریقے تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی خوبصورت شریعت کی پیروی سے ہی حاصل ہوں گے۔ لیکن یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ایک زمانے کے بعد مسلمان بھی اس کو سمجھنے میں غلطی کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکیں گے۔ بعض ایسی حرکتیں کرنی لگ جائیں گے جن سے اظہار ہو کہ وہ عبادالرحمٰن نہیں رہے۔ تب مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہوگا اور وہ بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی صحیح صورت کیا ہے، تشریح کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے طریق کیا ہیں۔

الحمدللہ کہ آپ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے ہزاروں میل دور بیٹھ کر بھی مسیح موعود اور مہدی موعود کی آواز کو سنا اور اس کو مانا۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا۔ پس اس فضل کے شکرانے کے طور پر ہم پر مزید فرض عائد ہو جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف اور توجہ دیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ عبادت کے طریق کیا ہیں۔ کیا صرف منہ سے نماز کے الفاظ دہرا لینا اور ظاہری رکوع وسجود کر لینا کافی ہے؟ کیا یہی باتیں یعنی ظاہری حرکات ہمیں اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں میں شمار کرنے کے لئے کافی ہوں گی؟ یاد رکھیں کہ عبادت کے صحیح مفہوم کو سمجھنے کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے عبادت کے طریق سمجھیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ فہم اور علم عطا فرمایا ہے جس کو آپ نے ہم تک پہنچایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی عبادت ہے (یعنی بنیادی مقصد یہی عبادت ہے)۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا ﴿مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾ (الذّٰریٰت :۵۷) یعنی عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت کجی کو دور کرکے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ (یعنی دل کی سختی اور کجی کو دور کرکے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے)۔ عرب کہتے ہیں کہ مَوْرٌ مُعَبَّدٌ جیسے سرمہ کو باریک کرکے آنکھ میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر پتھر ناہمواری نہ رہے اور ایسا صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو، اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں **شکل نظر آ** جاتی ہے۔ اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع واقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری کے کنکر پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۴۳۔جدید ایڈیشن)

تو یہ معیار ہیں ہماری عبادات کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے دل صاف ہو کر اس طرح خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں، اس طرح اس کی عبادت بجا لائیں کہ ان میں خدا نظر آنے لگے۔ یعنی ہماری کوئی حرکت ایسی نہ ہو جو خدا کے حکم کے خلاف ہو بلکہ ہماری سوچیں بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنے والی ہوں۔ جب ہماری یہ کیفیت ہو جائے گی تو تب ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے کہلا سکتے ہیں۔ ورنہ تو دنیا کی ملونیاں اور اس کے گند ہمارے دلوں میں ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

پس کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے۔ اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے"۔ فرماتے ہیں کہ:"میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں۔ اسلام تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو، حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردد نہ کرے تو اس کا مواخذہ ہوگا۔ **پس اگر کوئی** اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے تو وہ غلطی کرتا ہے۔ **نہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ سب** کاروبار جو تم کرتے ہو دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ اور اس کے ارادے سے باہر نکل کر اپنی **اغراض و جذبات** کو مقدم نہ کرو"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۱۸۔ جدید ایڈیشن)

تو یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ عبادت کرنے سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ دنیا کو چھوڑ دے اور اپنے معاشرے اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لے۔ فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ محنت سے اپنے دنیاوی کام بھی کرنا تم پہ فرض ہے۔ لیکن یہ کام تمہیں عبادت سے روکنے والے نہ ہوں۔ اگر تم کاروباری آدمی ہو تو محنت سے کاروبار کرو۔ اگر تم زمیندار ہو تو اپنی زمین پر دوسروں سے زیادہ محنت کرو۔ اگر تم کہیں ملازم ہو تو محنت سے کام کرو اور دنیا کو یہ پتہ چلے کہ احمدی کی شان ہے کہ وہ اپنے دنیاوی کام بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرتا ہے۔ اور وہ اپنی عبادات بھی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بجا لاتا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں عبادت کے طریق کس طرح سکھائے ہیں۔ایک حدیث کی وضاحت میں آپ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ ہی دعا ہے اور نماز ہی عبادت کا مغز ہے۔

اور نماز کے بارے میں جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ اللہ کا حکم ہے کہ باجماعت ادا کرنی ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ﴿وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّقُوْہُ۔وَھُوَ الَّذِیْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ﴾ (انعام ۷۳) اور یہ کہہ دے کہ نماز قائم کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز قائم کرو۔اور نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کرو۔پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی مساجد کو آباد کریں اور پانچ وقت نماز کے لئے مسجدوں میں آئیں۔اور نہ صرف خود آئیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی مساجد میں نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔اور ہماری مساجد اتنی زیادہ نمازیوں سے بھرنی شروع ہو جائیں کہ چھوٹی پڑ جائیں۔خدا کرے کہ ہم اس کے عابد بندے بن سکیں۔اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔جو اس کی طرف آتا ہے ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے، جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے۔﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق: ۳،۴) اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ﴾ (الزلزال: ۸) ہمارے ملک ہندوستان میں جو اولیاء گزرے ہیں جن کی عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا۔اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے، معمولی کام کرتے مگر خدا تعالیٰ سے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں۔(البدر جلد ۲ نمبر ۱۴، ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۷)

پھر جیسا کہ میں نے کہا صرف خود ہی نیک اور عبادت گزار نہیں بننا بلکہ اپنی اولادوں میں بھی یہ نیکی پیدا کرنی ہے۔صحیح عبادت کرنے والا وہی ہے جو اپنی اولاد میں بھی یہی نیکی قائم رکھتا ہے۔

ایک روایت ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ایک یہ کہ وہ صدقہ جاریہ کر جائے، یا ایسا علم چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔تیسرے نیک لڑکا جو اس کے لئے دعا کرتا رہے۔(صحیح مسلم عن ابی ہریرہ)

پس نیک لڑکا جو دعائیں کرنے والا ہوگا، وہ بھی اس کے لئے ایک طرح کا صدقہ جاریہ ہی ہے۔ ہر احمدی کو اپنی اولاد کی تربیت کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت ایوبؓ اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

پھر ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کا اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا اس کے لئے صدقہ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم خود کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری عمدہ کمائی میں شامل ہے۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب ان الولد یاخذ من مال ولدہ)

اولاد کی عمدہ کمائی سے مراد یہ ہے کہ ایسے رنگ میں تربیت کرو کہ وہ نیک ہوں عبادت گزار ہوں۔جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں آیا کہ وہ تمہارے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ان کی تعلیم کا خیال رکھا جائے۔بچوں کی تعلیم کا خیال رکھنا بھی تمہارے فرائض میں داخل ہے۔اگر کوئی بچہ مالی حالت کی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں۔مجھے بتائیں انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

پھر ایک اور بات ہے جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں اس علاقے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ ریڈیو قائم ہے جو تقریباً 13-14 گھنٹے روزانہ چلتا ہے۔اور اب انشاء اللہ اجازت ملنے پر 17 گھنٹے تک بھی اس کی نشریات ہو جائیں گی۔تو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم تو اس ذریعہ سے بہت بڑی تعداد میں لوگوں تک پہنچ رہی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ہی ہر احمدی کا عمل بھی ایسا ہو جائے کہ ہر ایک کو نظر آنے لگے کہ یہ صرف خوبصورت تعلیم ہی ہمیں نہیں دیتے بلکہ ان کے عمل بھی ایسے ہیں۔ان کے مردوں میں بھی اور ان کی عورتوں میں بھی اور ان کے بچوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے لوگ موجود ہیں۔اگر آپ کے عمل اس طرح ہوئے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی دعوت الی اللہ کئی گنا بڑھ جائے گی۔لوگ آپ کا نمونہ دیکھ کر آپ کی طرف آئیں گے۔کیونکہ حقیقی اسلام ان کو آپ میں ہی نظر آئے گا۔اپنے عملی نمونے کے ساتھ ان لوگوں کے لئے دعائیں بھی بہت کریں۔آپ نے ایک چیز کو بہترین سمجھ کر اپنے لئے قبول کیا ہے۔تو آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق جو چیز تم اپنے لئے بہترین سمجھتے ہو اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرو۔تو جب احمدیت کو آپ نے بہترین سمجھتے ہوئے قبول کیا ہے تو لوگوں تک اس پیغام کو پہنچانا بھی آپ کا فرض بنتا ہے۔اس لئے دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ اپنے ہم قوموں کے لئے اور ساری دنیا کے بھٹکے ہوؤں کے لئے دعائیں بھی بہت کریں۔مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں اس علاقے میں یا اس شہر میں کافی بڑی تعداد اور اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں اور یہاں کے لوگوں میں شرافت بھی ہے اور اس کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ بہت بڑی اکثریت ہمارا ریڈیو سنتی ہے اور پسند کرتی ہے۔اس لئے ان کے لئے بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سیدھا راستہ دکھائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بہت سے لوگ دوسری جگہوں سے بھی یہاں آئے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ خیریت سے انہیں اپنی حفاظت میں لے کے جائے۔اور اپنے گھروں میں جا کر وہ دعوت الی اللہ کرنے والے بھی بنیں اور اپنا نیک نمونہ دکھانے والے بھی بنیں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔آمین

❀❀❀ .... ❀ .... ❀❀❀

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ربوہ۔پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

بقیہ صفحہ: 2

اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں مذکورہ سلطان جو اپنے ملک نائیجر کے سب سے بڑے بادشاہ ہیں نے گفتگو کے دوران حضور انور کی آمد پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ حضور نے ان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ بہت محبت اور خلوص کے ساتھ اتنا لمبا سفر طے کر کے خوش آمدید کہنے کے لئے یہاں پہنچے۔

صدر مملکت کے نمائندے نے جو خود بھی منسٹر ہیں اور اس وقت قائم مقام وزیر خارجہ ہیں حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ بینن کے تمام مسلمان اور عیسائی آپ کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کیلئے تیار ہیں۔

صدر مملکت کے نمائندے نے جو خود بھی منسٹر ہیں اور اس وقت قائم مقام وزیر خارجہ ہیں حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ بینن کے تمام مسلمان اور عیسائی آپ کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا یہی اصل انسانیت ہے۔ یہی ہونا چاہئے اور یہی مذہب کی تعلیم ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ بینن میں اسلام کی ترقی پر ہم بے حد خوش ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا اسی لئے مَیں افریقہ کو پسند بھی کرتا ہوں اور اس لئے بھی کہ مَیں افریقہ میں آٹھ سال رہا ہوں اور میرا تجربہ بھی ہے ان کو دیکھ کر بھی پتہ لگ رہا ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ مَیں آپ کی دعاؤں کا منتظر ہوں اللہ کرے کہ آپ کی برکتیں یہاں پر بہت ہوں۔ حضور نے وزیر موصوف اور اس موقع پر آنے والے بادشاہوں اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

VIP لاؤنج میں ملک کے نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے ۲۲ نمائندے موجود تھے۔ پریس کے نمائندوں نے حضور انور سے سوال کیا کہ آپ کے بینن کے دورہ کا مقصد کیا ہے۔ جس کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ مَیں جماعت کے ممبران کو وزٹ کرنے آیا ہوں اور یہ دیکھنے آیا ہوں کہ ہم اس ملک میں انسانیت کی خدمت کیسے کر رہے ہیں۔

ایک صحافی نے وزیر موصوف سے سوال کیا کہ آپ امام جماعت کے اس دورہ کو کیسے لیتے ہیں۔ جس پر وزیر موصوف نے کہا کہ مَیں بینن میں سب مذاہب کے ساتھ مل کر امن اور بھائی چارے کا پیغام دیتا ہوں اور اس وقت تک ترقی نہیں ہوسکتی جب تک کہ سب مل کر کام نہ کریں۔ ہم گورنمنٹ کی طرف سے جماعت احمدیہ کے امام کو خوش آمدید کہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کا یہ دورہ بابرکت ہو۔

اس انٹرویو کے بعد حضور انور ائر پورٹ سے 'پورٹونووو' روانہ ہونے کے لئے لاؤنج سے باہر تشریف لائے تو بینن کی مختلف جماعتوں سے حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے دو ہزار سے زائد افراد نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اہلا وسہلا ومرحبا بکم کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔ خواتین اور بچیاں استقبالیہ گیت گا رہی تھیں اور مرد و زن چھوٹے بڑے سبھی حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب کو سلام کیا۔ خدام الاحمدیہ کے گروپس اپنے مخصوص لباس میں چاک و چوبند ڈیوٹی پر موجود تھے۔ بچیاں سفید لباس میں ملبوس والہانہ انداز میں نغمے گا رہی تھیں۔ بڑا ہی ایمان افروز اور روح پرور منظر تھا۔ سبھی کی نظریں اپنے پیارے امام کے چہرہ پر مرکوز تھیں۔ سبھی نے پہلی بار حضور انور کو اپنے درمیان دیکھا تھا۔ ہر کوئی خوشی سے پھولا نہیں سماتا تھا۔

صدر مملکت کی طرف سے حضور انور کے اس سفر کے لئے ایک گاڑی مہیا کی گئی۔ اس کے علاوہ پولیس کا ایک مسلح دستہ تھا۔ پھر ملٹری کا ایک خاص دستہ حضور انور کو مہیا کیا گیا جو بینن کے سارے سفر میں حضور انور کے ساتھ رہے گا۔

ائر پورٹ سے ساڑھے آٹھ بجے پولیس اور ملٹری کے اسکورٹ میں قافلہ پورٹونووو کے لئے روانہ ہوا۔ نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد رات ۹ بجے حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس پورٹونووو پہنچے۔ یہاں بھی احباب جماعت نے حضور انور کا نہایت محبت بھرے انداز میں استقبال کیا۔

پورٹونووو شہر میں جماعت کا مرکزی ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس شہر کے چوراہوں پر حکومت نے اپنے قومی جھنڈوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کے جھنڈے بھی لگائے ہوئے تھے۔ اس طرح شہر میں سڑکوں پر جگہ جگہ جماعت احمدیہ کے جھنڈے لگے ہوئے تھے۔ حکومت بینن نے بڑے کھلے دل کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کیا۔

۹ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور پھر حضور اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔

دوسرا دن ۵ / اپریل ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر پڑھائی۔ صبح ۹ بجے حضور نے دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر پورٹونووو سے 'کلاوی' (Calavi) جماعت کے لئے روانگی ہوئی۔ پورٹونووو سے کلاوی کا فاصلہ ۵۵ کلومیٹر ہے۔ ۱۱ بج کر دس منٹ پر حضور انور کلاوی پہنچے۔ پولیس اور ملٹری کے دستوں نے قافلہ کو اسکورٹ کیا۔ مین روڈ سے اتر کر مشن ہاؤس جانے والی سڑک پر جونہی حضور انور کی گاڑی داخل ہوئی سڑک کے دونوں طرف کھڑے احباب جماعت نے والہانہ انداز میں حضور انور کا استقبال کیا۔ بچے استقبالیہ نغمے پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہاتھ اٹھا کر حضور انور کو سلامی دے رہے تھے۔ جب حضور انور گاڑی سے اترے تو ایک طفل نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ساتھ ہی ساتھ تمام بچوں نے یک زبان ہو کر اردو میں کہا:

''ہم پیارے حضور کو بینن کی سرزمین پر خوش آمدید کہتے ہیں''۔

یہ فقرہ بچوں نے بار بار دہرایا اور پھر فرنچ زبان میں بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس ریجن کے مبلغ مکرم مجیب احمد صاحب نے صدر جماعت اور دیگر نمائندگان کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور جب سٹیج پر پہنچے تو اس ریجن کی ۱۷ جماعتوں کے سترہ صد سے زائد احباب نے والہانہ انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ ہر طرف سے اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا بِکُمْ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ یہ سب احباب دور دور کی جماعتوں سے سفر کی تکالیف اٹھا کر یہاں پہنچے تھے۔ اکثر جگہوں پر کچے راستے ہیں اور ٹرانسپورٹ بھی نہیں ہے۔ بعض جماعتیں ۱۸ کلومیٹر تک پیدل سفر کر کے اور بعض لوگ ۱۳۵ کلومیٹر کے کچے راستوں کے سفر کر کے پہنچے لیکن کسی کے چہرے پر تکان کے کوئی آثار نہیں تھے۔ ہر ایک چہرہ پر خوشی و مسرت تھی۔ ہر کوئی خواہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے بیتاب تھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ آج ان کی زندگی میں ایسا دن آیا تھا جب ان کا محبوب امام ان میں موجود تھا۔

سب احباب دُور دُور کی جماعت سے سفر کی تکالیف اُٹھا کر یہاں پہنچے تھے۔ اکثر جگہوں پر کچے راستے ہیں اور ٹرانسپورٹ بھی نہیں ہے۔ بعض جماعتیں ۱۸ کلومیٹر تک پیدل سفر کر کے اور بعض لوگ ۱۳۵ کلومیٹر کے کچے راستوں کے سفر کر کے پہنچے لیکن کسی کے چہرے پر تکان کے کوئی آثار نہیں تھے۔ ہر ایک چہرہ پر خوشی و مسرت تھی۔ ہر کوئی خواہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا اپنے پیارے آقا کے دیدار کیلئے بیتاب تھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ آج ان کی زندگی میں ایسا دن آیا تھا جب ان کا محبوب امام ان میں موجود تھا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد میں تین مقامی بچوں نے کورس کی شکل میں خوش الحانی سے ''ہے دست قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' پڑھی۔ یہ سب بچے عیسائیت سے احمدی ہوئے تھے۔ جب یہ نظم پڑھ رہے تھے تو بڑا روح پرور منظر تھا۔ اس کے بعد ایک طفل نے جس کی عمر چھ سال ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ ''یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ'' کے چند اشعار پڑھے اور بعد میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کیا۔ حضور نے اس بچے کو اپنے پاس بلایا، پیار کیا اور انعام سے نوازا۔

اس کے بعد باری باری تمام جماعتوں کا تعارف کروایا گیا۔ تعارف میں ہر جماعت کا نام لیا جاتا، اس جماعت کے احباب کھڑے ہو جاتے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے اور بیٹھ جاتے۔ جماعتوں کے اس تعارف کے بعد صدر جماعت نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ آج کے پروگرام میں صرف آپ لوگوں سے ملنا ہی تھا۔ سٹیج پر آ کر کچھ کہنا نہیں تھا لیکن آپ لوگوں کے جذبہ اور خلوص کو دیکھ کر مَیں نے سوچا کہ چند الفاظ آپ سے کہہ دوں۔

آپ لوگ مختلف قبیلوں اور مختلف نظریات رکھنے والے لوگوں میں سے شامل ہوئے ہیں۔ یقیناً آپ کے دلوں کی نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ پر فضل فرمایا۔ بعض ایسے بھی ہیں جو بالکل لامذہب تھے، اللہ کے فضل سے احمدیت کو قبول کیا۔ بعض عیسائیت میں سے آئے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کیا۔ اور بعض مسلمانوں میں سے آئے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے امام مہدی کو قبول کیا۔ اب آپ کا فخر نہ کسی قبیلہ کی حیثیت میں ہے اور نہ کسی امارت یا غربت میں ہے۔ اب آپ کا فخر صرف احمدی ہونے میں ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں ہے۔ ہم سب احمدی ہیں اور احمدی ہونے کی حیثیت سے بھائی بھائی ہیں۔ اور اسی جذبہ کے تحت ہم نے معاشرہ میں اپنی زندگیاں بسر کرنی ہیں اور اسی جذبہ کے تحت جماعت احمدیہ نے جو علم اٹھایا ہوا ہے اس کو بلند کرنا ہے۔ پس اب آپ نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اور حقیقی اسلام کو پہچاننے کے بعد اللہ کی عبادت کرنی ہے اور اُسی کے حضور جھکنا ہے اور ہمیشہ اسی کی عبادت کرنی ہے اور بھائی چارے کی فضا قائم رکھنی ہے۔ حضور نے فرمایا: یقیناً آپ کے دلوں میں شرافت تھی، ایک نور تھا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو موقع دیا کہ آپ نے احمدیت کو قبول کیا۔ اب اس کو نکھارنا، آگے بڑھانا آپ کا کام ہے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔

حضور نے آخر پر سب کا شکریہ ادا کیا جو سفر کی صعوبتوں اور تکالیف برداشت کر کے بڑی دور دور سے یہاں آئے۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ آپ کو جماعت سے اور خلافت سے محبت ہے جس کی وجہ سے آپ لوگ یہ صعوبتیں برداشت کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزا دے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے

دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ دعا کے بعد ایک بار پھر احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور خواتین اور بچوں نے نغمات پڑھے۔ اس روح پرور ماحول میں حضور انور یہاں سے روانہ ہوئے اور کچھ دیر مبلغ سلسلہ مجیب احمد صاحب کے گھر قیام فرمایا اور پھر وہاں سے واپس پورٹونووو کے لئے روانہ ہوئے اور دو پہر ڈیڑھ بجے پورٹونووو کے مشن ہاؤس میں پہنچے۔

نماز ظہر وعصر ادا کرنے کے بعد پورٹونووو ریجن کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت کا تعارف حضور انور سے کروایا گیا۔ اس ریجن کی ۳۲ جماعتوں سے ۷۹۱ / احباب جماعت مرد وخواتین تشریف لائے تھے۔ جس جماعت کا نام لیا جاتا اس کے ممبران کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ بلند کر کے اپنے اخلاص اور محبت کا اظہار کرتے۔ یہ احباب بڑے لمبے فاصلے طے کر آئے تھے۔ بعض جماعتیں جو جنگلوں میں آباد ہیں ۲۱۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچیں۔ کچے راستوں پر یہ سفر بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے۔

تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ان احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

اس وقت میں چند الفاظ آپ سے کہوں گا۔ آپ لوگوں کو اس وقت یہاں دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے۔ بینن میں چند سال قبل کوئی احمدی نہیں تھا اب خدا کے فضل سے یہاں ایک بڑی جماعت قائم ہو چکی ہے۔ آپ لوگوں میں یقیناً نیکی اور شرافت ہے جس کی وجہ سے خدا نے آپ کو توفیق دی کہ آپ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا۔ ہزاروں میل سے ایک آواز اٹھی کہ آؤ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ اور ایک خدا کی عبادت کرو۔ آپ نے اپنی نیکی اور دلوں کے نور کی وجہ سے اس آواز کو سنا اور قبول کیا۔ لیکن یاد رکھیں کہ مومن کا قدم ایک جگہ آ کر ٹھہر نہیں جاتا بلکہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کے حکم کے مطابق آپ کو آگے بڑھنا چاہئے۔ آپ نے اپنی نیکیوں کو مزید نکھارنا ہے، مزید چمکانا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ نیکیوں میں آگے بڑھنا خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے اور جب کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنی شرافت کی وجہ سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کر لیا ہے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ اس سے مزید مدد مانگیں تا کہ وہ آپ کو آگے بڑھائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اور زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بن جائیں۔ ہر قسم کی برائی کو اپنے اندر سے ختم کر دیں اور اس کے ساتھ ہی محنت کی بہت زیادہ عادت ڈالیں۔ آپ کی نیکی کے ساتھ ساتھ جب لوگ آپ کی وطن سے محبت اور نیکی کو دیکھیں گے تو آپ کے لئے دعوت الی اللہ کے اور مواقع پیدا ہوں گے۔

حضور نے فرمایا: پڑھنے والے بچے تعلیم کے میدان میں آگے بڑھیں اور کام کرنے والے لوگ اپنے اپنے فیلڈ میں سب سے آگے ہوں۔ تعلیم کے بغیر کوئی ترقی نہیں۔ والدین اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دیں۔ کوئی بچہ ایسا نہ ہو جو تعلیم سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ ہر میدان میں آگے بڑھنے والا ہو۔ جس پیار اور خلوص سے آپ لوگ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں میں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔

گو احمدیت کو اس ملک میں آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا لیکن آپ کے اخلاص اور محبت نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ آپ کا یہاں اکٹھے ہونا اور خلافت سے محبت محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزاء دے۔ اور آپ کو ہر پریشانی اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں کو بھی اس پیار اور محبت میں بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حقیقت میں آنحضرت ﷺ کی امت کہلانے والا بنائے اور آپ کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت گزار بندوں میں شمار ہوں۔ آمین

حضور انور نے اپنے خطاب کے بعد دعا کروائی اور پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔

پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور مسجد احمدیہ پورٹونووو کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب میں چار صد کے قریب احباب جماعت اور مہمان موجود تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ ''یَـا عَیْـنَ فَیْـضِ اللّٰـهِ وَالْعِرْفَـانِ'' کے چند اشعار پڑھے گئے اس کے بعد صدر جماعت پورٹونووو نے جماعت کا تعارف کروایا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے سنگ بنیاد رکھنے سے قبل فرمایا:

اس وقت ہم یہاں جماعت احمدیہ کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے والے ہیں۔ مساجد کی بنیاد اس لئے رکھی جاتی ہے کہ ایک خدا کو ماننے والے اکٹھے ہو کر اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لائیں اور دنیا میں امن کا پیغام پہنچائیں۔ اور بتائیں کہ سب اکٹھے ہو کر رہیں۔ بھائی بھائی بن کر رہیں۔ اور انشاء اللہ جماعت احمدیہ کی یہ مسجد امن کا پیغام پہنچانے کے لئے اس علاقہ میں ایک نشان ہوگی۔ اور ایک خدا کی عبادت کرنے والوں کو اکٹھا کرنے کے لئے نشان بنے گی، انشاء اللہ۔ اللہ ہم سب کو توفیق دے کہ اس کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں اور اس مسجد کا صحیح حق ادا کرنے والے ہوں۔ (شکریہ۔ جزاکم اللہ تعالیٰ)۔

اس خطاب کے بعد حضور انور سنگ بنیاد کی جگہ پر تشریف لے گئے اور پہلی اینٹ رکھی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب بینن نے اور پھر حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹیں رکھیں اور بعض دوسرے عہدیداران کو بھی اس موقع پر اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پورٹونووو کے بادشاہ، کنگ آف Onikoyi نے بھی اینٹ رکھی۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔ مشروبات سے آنے والے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ اس کے بعد حضور واپس مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ اس سنگ بنیاد کی تقریب میں پورٹونووو کے بادشاہ King of Onikoyi اپنے گیارہ رکنی وفد کے ہمراہ شامل ہوئے۔ پورٹونووو کے میئر کے علاوہ ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے ۱۸ نمائندے بھی شامل ہوئے جنہوں نے اس پروگرام کی مکمل کوریج کی۔

مشن ہاؤس پہنچنے پر حضور انور نے مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹروں مکرم عبدالوحید صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب اور جرمنی سے وقف عارضی پر آئے ہوئے ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب سے میٹنگ کی اور ہسپتالوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور مختلف امور سے متعلق ہدایات دیں۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تیسرا دن ۶ / اپریل ۲۰۰۴ء بروز منگل:

صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔ پروگرام کے مطابق آج Portonovo سے Parakou (نارتھ کی طرف) براستہ Alada روانگی تھی۔ صبح سات بجکر پچپن منٹ پر دعا کے بعد حضور انور پورٹونووو سے الاڈا (Alada) کے لئے روانہ ہوئے۔ پورٹونووو سے الاڈا کا فاصلہ ۸۰ کلومیٹر ہے۔ آرمی کی دو گاڑیاں ساتھ تھیں جو اسکواڈ کر رہی تھیں۔ اس کے علاوہ بینن کے ساؤتھ ایریا میں Portonovo، otonou اور Calavi ان شہروں کے اسکاڈز بھی اپنی اپنی حدود میں ساتھ رہے اور بڑی عمدگی سے پروٹو کال کرتے ہوئے ساتھ ساتھ چلتے رہے اور جب ان کی حدود ختم ہونے لگتیں تو الوداعیہ سلام کرتے ہوئے اگلے شہر کی انتظامیہ کے سپرد کر دیتے تھے۔

نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور Allada پہنچے تو کنگ آف الاڈا کے محل تک پہنچنے سے قبل سڑک کے دونوں طرف سکول کے طلباء نے لائنیں بنا کر حضور انور کا استقبال کیا اور اپنی لوکل زبان میں نغمے گاتے ہوئے خوش آمدید کہا۔ کنگ آف الاڈا کے پیلس کے سامنے بچوں نے بینن کا قومی ترانہ گا کر حضور انور کا استقبال کیا۔ جب کہ بادشاہ نے اپنی ملکہ اور اپنے تمام کارندوں کے ساتھ اپنے پیلس سے باہر حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور کی آمد پر اس نے انتہائی خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہوئے سلام پیش کیا۔ اس دوران عورتیں اور بچے اپنے روایتی نغمے گا کر حضور انور کی آمد پر خوشی کا اظہار کر رہی تھیں۔ کنگ آف الاڈا حضور انور کو ساتھ لے کر پیلس میں داخل ہوئے جہاں روایتی انداز میں ڈھول وغیرہ بجا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا گیا۔ حضور انور کے تشریف فرما ہونے کے بعد ملکہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا۔'' آج کا دن ہمارے لئے بڑی عظمت کا دن ہے۔ آج اسلام اور احمدیت کے پانچویں خلیفہ ہمارے پاس آئے ہیں۔ چوتھے خلیفہ نے بھی اپنی عمر کے آخری سال آنے کی خواہش کی تھی مگر حضور اپنی بیماری کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ ہماری یہاں کی آبیاری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کی ہوئی ہے۔ ہم ان کی وفات پر افسوس اور محرومی کے اظہار کے لئے چند منٹ کھڑے ہوں گے۔ اس پر اس موقعہ پر موجود تمام احباب نے کھڑے ہو کر اور خاموش رہ کر حضورؒ کی وفات پر اظہار افسوس کیا۔ پھر ملکہ نے حضور انور سے کنگ کے گزشتہ سال جلسہ سالانہ لندن پر اپنی بیماری کی وجہ سے نہ پہنچ سکنے کی معذرت کی اور حضور انور کی آمد کو اپنے لئے الاڈا کی بادشاہت کے لئے اور عوام کے لئے باعث برکت وسعادت قرار دیا۔

حضور انور کے تشریف فرما ہونے کے بعد ملکہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا۔'' آج کا دن ہمارے لئے بڑی عظمت کا دن ہے۔ آج اسلام اور احمدیت کے پانچویں خلیفہ ہمارے پاس آئے ہیں۔

اس کے بعد امیر صاحب بینن نے تعارفی خطاب کیا اور کنگ آف الاڈا اور عوام کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے آج کی اس تقریب کا انتظام کیا۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا'' میں کنگ آف الاڈا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے یہاں آنے کا انتظام کیا اور بڑا پُر جوش استقبال کیا۔ گو انہوں نے تو شاید مجھے پہلے نہ دیکھا ہو لیکن میں ان کے جلسے پر جانے کی وجہ سے ان کو دیکھتا رہا ہوں۔ ان کے چہرہ پر جو خوش اخلاقی تھی اُس نے مجھے ہمیشہ متاثر کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ ان کے علاقے میں، ان کی Kingdom میں تمام لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی ہے۔ اس کی برکت سے اللہ ان پر بہت فضل فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے امیر صاحب نے بتایا ہے کہ یہاں سکول کے لئے جگہ لے لی گئی ہے۔ یہاں انشاء اللہ اس سال سکول شروع کر دیا جائے گا اور ایسے اچھے اور مخلص دوست کے علاقے میں ڈسپنسری کا ہونا بھی ضروری ہے وہ بھی انشاء اللہ جلد شروع کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو صحیح معنوں میں انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور نے فرمایا۔ گزشتہ سال کنگ آف الاڈا اپنی بیماری کی وجہ سے جلسہ لندن پر نہیں آ سکے۔ امسال میں ان کو اور ان کی ملکہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ لندن جلسہ پر ضرور تشریف لائیں۔ اب اس کے ساتھ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کنگ آف الاڈا اور ان کی قوم پر اپنا بے حد فضل فرمائے۔ آمین

حضور انور کے خطاب کے بعد کنگ آف الاڈا نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس، امیر بینن اور تمام افراد جماعت کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ حضور کی آمد کی وجہ سے آج تمام برکتیں الاڈا کے پیلس میں نازل ہو گئی ہیں۔ یقیناً ہم بہت خوش ہیں اور بہت خوش قسمت ہیں۔ پھر اس نے اپنی بادشاہت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ الاڈا کی بادشاہت بینن کی پہلی بادشاہت ہے اور الاڈا بینن کا

پہلا بادشاہ ہے۔ کنگ نے آخر پر ایک بار پھر حضور انور کی آمد پر شکریہ ادا کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا۔

کنگ کے خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئے۔ اس کے بعد حضور انور کنگ کے پیلس کے اندر تشریف لے گئے۔ جہاں کنگ کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ تصویر لگی ہوئی تھی۔ حضور انور کی تصویر بھی آویزاں تھی۔ کنگ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ اپنی ملاقاتوں کا ذکر کیا۔ محل کی دیواروں پر الاڈا بادشاہت کے مختلف ادوار کے چارٹ بنے ہوئے تھے۔ کنگ نے ان کا تعارف کروایا۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ کرے آپ کی بادشاہت کا دور سب سے لمبا ہو۔

بعد ازاں حضور انور کی خدمت میں کنگ نے اپنے باغ کے اناس کا جوس پیش کیا جو حضور انور نے پیا۔ بوتل میں باقی بچا ہوا جوس امیر صاحب بینن لینے ہی لگے تھے کہ ملکہ نے جلدی سے آکر بوتل لے لی اور کہا کہ یہ برکتیں تو آج ہم نے لینی ہیں۔ میں اسے پیئوں گی اور میری بیماریاں اس سے ٹھیک ہو جائیں گی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بہت خوش خلق ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ خوش خلق رہیں اور ان کو بیماریوں سے شفاء عطا ہو۔ حضور انور نے کنگ اور کوئین کو تحائف دیئے۔ یہاں سے جب روانہ ہونے لگے تو کنگ اور کوئین اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضور انور کو باہر تک الوداع کہنے آئے اس دوران عورتیں اور بچیاں ڈھول کی تھاپ پر روایتی نغمے پڑھ رہی تھیں۔ کنگ کی اس استقبالیہ تقریب میں ۱۵ گاؤں کے آٹھ صد سے زائد افراد نے شرکت کی تھی۔

الاڈا (Allada) سے گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر روانہ ہو کر ۱۲ بجکر ۴۵ منٹ پر ڈاسا (Dassa) پہنچے جہاں کنگ آف ڈاسا نے اپنے ماتحت ۴۱ گاؤں کے بادشاہوں اور اماموں اور لوگوں کے ساتھ حضور انور کو بڑے والہانہ انداز میں خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا۔ یہاں بھی ان گاؤں سے آنے والی خواتین اور بچیاں دف کی آواز پر نغمے گا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھی۔ وہ یہ فقرات بار بار پڑھتیں کہ ’’اھلاً وسھلاً و مرحبا بکم‘ آج ہم اپنے خلیفہ کو خوش آمدید کہہ رہی ہیں۔ آج ہم بہت خوش ہیں۔‘‘

یہاں Dassa میں کچھ دیر کے لئے حضور انور نے قیام فرمایا۔ اس کے بعد یہاں سے ’پیراکو‘ (Parakou) کے لئے روانگی تھی۔ یہاں سے ’پیراکو‘ کا فاصلہ دوسو کلومیٹر ہے۔ ڈیڑھ بجے یہاں سے روانہ ہو کر سہ پہر چار بجے ’پیراکو‘ پہنچے۔ ’پیراکو‘ اپنی آبادی کے لحاظ سے بینن کا تیسرا بڑا شہر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ جب ’پیراکو‘ پہنچے تو صوبہ ’بورگو‘(Borgo) اور آلی بوری کے گورنر الحاج تونجو ذوالقرنین صاحب اور ’پیراکو‘ شہر کے میئر اور بینن کے تمام میئرز کے صدر جناب راشدی باداماسی (rashidi Badamasi) نے شہر سے پانچ کلومیٹر باہر نکل کر حضور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر ’پیراکو‘ شہر اور اس علاقہ کے چاروں صوبوں سے آئے ہوئے ہزاروں احمدی افراد نے سڑک کے دونوں طرف کھڑے ہو کر حضور انور کا پر جوش نعروں کے ساتھ والہانہ استقبال کیا۔

لوگوں کے اشتیاق کا یہ عالم تھا کہ قافلہ کے ایک گھنٹہ تاخیر سے آنے کے باوجود تمام لوگ شدید گرمی میں بہت صبر و تحمل سے اپنے امام کے انتظار میں قطاروں میں کھڑے رہے۔ ان لوگوں میں بچے، بوڑھے، مرد و زن سب شامل تھے۔ اور اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے بے چین تھے۔ گورنر اور میئر حضور انور کی آمد سے پون گھنٹہ قبل ہی استقبال کی جگہ پر پہنچ گئے تھے۔ حضور کے استقبال میں جو وقت گزرا اس میں ریڈیو ’پیراکو‘ اور ایک پرائیویٹ ریڈیو Arzeke FM99 نے دونوں شخصیات کے حضور انور کی آمد کے بارہ میں انٹرویو براہ راست نشر کئے۔

جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو گورنر نے حضور انور کو بینن کا ایک روایتی لباس پہنایا۔ اس موقع پر ’پیراکو‘ جماعت کے صدر اور مبلغین سلسلہ خالد محمود صاحب، انوار الحق صاحب اور مظفر احمد صاحب نے جماعت کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ۲۰۰ میٹر تک سڑک پر پیدل چلتے رہے اور ہاتھ ہلا ہلا کر سڑک کے دونوں طرف کھڑے احباب کے نعروں کا جواب دیتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور اپنی گاڑی میں تشریف لے گئے اور قافلہ گورنر اور میئر کی معیت میں Hotel Majestic کی طرف روانہ ہوا جہاں حضور انور کا قیام تھا۔ ہوٹل سے تین سو میٹر قبل گھڑ سوار اپنے روایتی لباس میں ملبوس حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جونہی حضور انور کی کار ان گھوڑوں کے قریب پہنچی تو ان سواروں نے کار کو اپنے درمیان میں لیتے ہوئے آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیا اور تین سو میٹر کا فاصلہ اس طرح طے ہوا کہ دونوں اطراف گھڑ سوار چل رہے تھے اور درمیان میں آہستہ آہستہ حضور کی گاڑی چل رہی تھی۔ یہ استقبال کا ایک مسحور کن اور بہت پیارا، دلفریب منظر تھا۔ ساڑھے چار بجے ہوٹل پہنچے تو ہوٹل کے مالک نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا ایک گلدستہ پیش کیا۔

ساڑھے پانچ بجے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور میئر سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ چھ بجے حضور انور Merie پہنچے جہاں میئر نے صدر دروازے پر آکر حضور کا استقبال کیا اور حضور انور کو اپنے دفتر لے گئے جہاں پر ریڈیو، ٹیلی ویژن اور سرکاری رپورٹرز بڑی تعداد میں موجود تھے۔ میئر نے حضور انور کی خدمت میں ’پاراکو‘ شہر اور اس کے لوگوں کی طرف سے اظہار تشکر کا پیغام پڑھ کر سنایا اور حضور انور سے دعا کی درخواست کی۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور گورنر سے ملاقات کے لئے گورنر ہاؤس تشریف لے گئے جہاں گورنر نے نیچے آکر حضور انور کا استقبال کیا اور حضور کو اپنے دفتر لے گئے۔ گورنر نے جماعت کی بے لوث خدمات کا ذکر کر کے اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے گورنر سے کہا کہ ہم کوشش کریں گے کہ آپ کے صوبہ کے دیہات میں سکول اور ہسپتال کی سہولیات پہنچائیں کیونکہ شہروں میں یہ سہولیات مل جاتی ہیں مگر گاؤں میں نہیں۔ اسی طرح حضور انور نے گورنر کو بتایا کہ کل ہم آپ کے شہر میں ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ حضور نے گورنر کو بتایا کہ ان کی یہاں آمد کا ایک مقصد ان کا شکریہ ادا کرنا ہے کیونکہ وہ شدید گرمی میں شہر سے باہر حضور کے استقبال کے لئے تشریف لے گئے اور یہ یقیناً ان کے دل کے خلوص پر شہادت ہے۔

اس ملاقات کے بعد حضور ہوٹل واپس تشریف لائے جہاں حضور انور نے ہمسایہ ملک نائیجر (Niger) سے آئے ہوئے وفد سے ملاقات کی۔ نائیجر سے آنے والے ۶۲ / افراد اس وفد میں سلطان آف آگادیس اپنے گیارہ رکنی وفد کے ساتھ شامل تھے۔ حضور انور نے سلطان سے ان کا حال دریافت فرمایا اور گفتگو فرمائی۔ حضور نے نومبائعین کی تربیت کے متعلق نصائح فرمائیں۔ اس موقع پر نائیجر سے آنے والے ایک بزرگ نے حضور انور سے معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ یہ نائیجر کے پہلے احمدی ہیں۔ حضور انور سے چمٹ کر رونے لگ گئے اور کہتے جاتے تھے کہ مَیں سوچا کرتا تھا کہ اب شاید میری زندگی میں ایسا موقع آئے کہ مَیں کبھی خلیفۃ المسیح کو دیکھ سکوں۔ آج اللہ نے یہ موقع عطا کر دیا ہے کہ اپنی زندگی میں آپ سے مل رہا ہوں۔ انہوں نے حضور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔ اسی طرح نائیجر کے اس وفد کو حضور نے شرف مصافحہ بخشا اور تصاویر بھی کھینچی گئیں۔

نائیجر سے آنے والے ایک بزرگ نے حضور انور سے معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ یہ نائیجر کے پہلے احمدی ہیں۔ حضور انور سے چمٹ کر رونے لگ گئے اور کہتے جاتے تھے کہ مَیں سوچا کرتا تھا کہ اب شاید میری زندگی میں ایسا موقع آئے کہ مَیں کبھی خلیفۃ المسیح کو دیکھ سکوں۔

نائیجر کا یہ وفد اس سخت گرمی کے موسم میں دو ہزار کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ طے کر کے حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچا تھا۔ اس وفد میں ۱۲ غیر از جماعت لوگ بھی شامل تھے۔

ساڑھے سات بجے حضور انور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد اس پنڈال میں تشریف لے گئے جہاں صوبہ بورگو، آلی بوری، اتاکورا اور ڈونگا سے آئے ہوئے ۶۷۸۹ / افراد (مرد و خواتین) حضور انور سے ملاقات کے منتظر تھے۔ ان لوگوں میں سے ایک بڑی تعداد ۴۳۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے یہاں پہنچی تھی۔ یہ لوگ صبح سے ہی حضور انور کے استقبال کے لئے پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ بعض احباب ۱۲ کلومیٹر کا فاصلہ پیدل چل کر اس جگہ پہنچے تھے جہاں ٹرانسپورٹ مہیا نہ تھی۔ جونہی حضور انور پنڈال میں پہنچے فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، مرزا غلام احمد کی جے اور خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ بجلی کے قمقموں کی روشنی میں ان لوگوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار کسی خلیفۃ المسیح کا چہرہ مبارک دیکھا تھا۔ دور دراز کے علاقوں سے لمبے سفر طے کر کے آنے والے ان لوگوں کے دلوں پر اس وقت کیا بیت رہی تھی، ان کے کیا جذبات تھے یہ صرف وہی بتا سکتے ہیں۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد تلاوت قرآن کریم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور نے ان احباب سے خطاب فرمایا۔

’’مَیں آپ سب لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو سفر کی تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے بڑی دور دور سے یہاں تشریف لائے۔ یہ سفر کی تکلیفیں اور پریشانیاں کیوں برداشت کیں۔ صرف اس لئے کہ آپ کو جماعت سے ایک تعلق اور محبت ہے اور خلیفہ وقت سے ایک تعلق اور محبت ہے اور یہ تعلق اور محبت آپ میں اس لئے قائم ہوا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے امام مہدی کو پہچانا اور قبول کیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو اس لئے دنیا میں بھیجا کہ دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے۔

حضور نے فرمایا کہ اس لحاظ سے آپ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے اس غرض کو پورا کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مانا۔

اب آپ کا فرض ہے کہ اس تعلیم کو جو بھلا دی گئی تھی اور امام مہدی نے آکر دوبارہ اس تعلیم کو زندہ کیا، اس پر عمل کریں۔ وہ تعلیم یہی ہے کہ ایک خدا کی عبادت کریں۔ اس کے مقابلہ میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، نہ ظاہری شرک ہو نہ چھپا ہوا شرک۔ انسانیت اپنے اندر پیدا کی جائے۔ ایک دوسرے کا لحاظ رکھا جائے، خیال رکھا جائے۔

فرمایا: یاد رکھیں کہ جو ہمارے کام ہیں جو ہماری ضروریات ہیں۔ وہ کسی بندے سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ ہر ضرورت کے لئے خدا کے حضور جھکنا چاہئے۔ اس کی عبادت کرنی چاہئے اور اپنی عبادت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ طریقہ سکھایا ہے کہ اس کے حضور حاضر ہوا جائے، نمازیں ادا کی جائیں، پانچ وقت مساجد میں جا کر نمازیں ادا کی جائیں۔ مزدور اپنے کام پر نماز ادا کرے۔ اسی طرح جو لوگ مختلف کام کرتے ہیں نماز کا وقت آنے پر اپنے کام پر نماز ادا کریں۔ لیکن یاد رکھیں کہ وقت پر نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ نمازوں کی ادائیگی آپ نے نہ صرف خود کرنی ہے بلکہ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی عادت ڈالنی ہے۔ گھر کا ہر فرد نماز ادا کرنے والا بن جائے۔ اگر کسی سے نماز چھوٹ جائے تو اس کو بے چینی پیدا ہونی چاہئے کہ مَیں نماز ادا نہیں کر سکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو میں کروں۔ فرمایا نماز سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔ پس نماز میں آپ کو ایسا لطف وسرور آنا چاہئے جو ہر چیز سے بڑھ کر ہو۔ نماز ایسے شوق سے ادا کرنی چاہئے۔ آپ کے رکوع وسجود ایسے ہونے چاہئیں کہ آپ خدا کے حضور گڑگڑا رہے ہوں۔ شوق سے، خشوع وخضوع سے آپ نمازیں پڑھیں گے تو خدا تعالیٰ انہیں قبول بھی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نمازوں میں وہ ذوق وشوق عطا کرے جو اس کے حضور مقبول ہو اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔

حضور نے فرمایا کہ بہت بڑی تبدیلی ہے جو ایک احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے کے بعد اپنے اندر پیدا کرنی ضروری ہے۔ اگر یہ پیدا نہیں ہوئی تو پھر احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ حضور نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ایسا نیک نمونہ دکھانے کی توفیق دے کہ دوسرے بھی کہیں کہ احمدی ہونے کے بعد نیک تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ اللہ آپ سب کو گھروں میں خیریت سے لے کر جائے۔ اور آپ کے اس خلوص، جذبہ اور آپ جو خلیفۃ المسیح سے ملنے کے لئے ایک جماعتی نظام کے تحت اکٹھے ہوئے ہیں اللہ آپ کو اس کی بہترین جزا دے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ کے اس خطاب کے بعد ایک شخص نے گاؤں کے صدر 'یاچے موموُنی' (Yatche Moumouni) کی طرف سے پیغام سنانے کی اجازت لی۔ صدر نے یہ پیغام اپنی تمام مسلم کمیونٹی کی طرف سے دیا۔ یہ پیغام فرنچ زبان میں سنایا گیا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

آج بینن کے سارے مسلمانوں کے لئے بہت عزت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا شخص بھیجا ہے جس کا نام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ہے۔ جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے سپریم ہیڈ ہیں۔

پیارے خلیفۃ المسیح! آپ کی اجازت سے میں چند باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ ہم سب مسلمان بے حد خوشی اور فخر کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں آپ کے لئے اور جماعت کے لئے بے حد محبت واحترام ہے۔ آپ حقیقی اسلام کی حفاظت کر رہے ہیں اور آنحضرت ﷺ کا پیغام ساری دنیا میں پیش کر رہے ہیں۔ روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی علاج کے لئے بھی آپ ساری دنیا میں اور پھر ہمارے ملک بینن میں بہت کام کر رہے ہیں۔ بینن اس بات کا گواہ ہے کہ احمدیہ میڈیکل سنٹرز گاؤں گاؤں جا کر لوگوں کا علاج کر رہے ہیں اور غریبوں کا مفت علاج کر رہے ہیں۔ یہ علاج بلاتفریق مذہب وتخصیص ہے۔ آپ کی جماعت نے مساجد بھی تعمیر کی ہیں تا کہ ایک خدا کی عبادت کی جا سکے۔

میں یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ آپ کی جماعت کی وجہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے لئے فخر کرتے ہیں۔ آپ کے ٹی وی، ریڈیو پر سب ایسے پروگرام آتے ہیں جو ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ خدا کی عبادت کس طرح کرنی ہے اور رسول کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ اس وجہ سے ہم سب جو میرے علاقہ کے رہنے والے ہیں ہم بیس ہزار سے زائد مسلمان ہیں آج یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم مکمل طور پر جماعت احمدیہ میں شمولیت کی آپ سے اجازت چاہتے ہیں۔ اور انشاء اللہ ہم سب مل کر تمام وہ کام جو جماعت نے شروع کئے ہیں ان میں آپ کے ساتھ ہیں تا کہ ان کو جاری رکھ سکیں۔ ہم حضور پر نور کو ایک بار پھر اپنے اس خوبصورت ملک "بینن" میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خلیفہ کو اور ترقی دے اور اسلام کو اور مزید ترقی کی راہوں پر گامزن کرنے کے مواقع میسر آتے رہیں۔

اس پیغام کے پڑھے جانے کے بعد احباب جماعت نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ حضور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو اخلاص اور ایمان میں بڑھائے اور آپ کا شامل ہونا خیر وبرکت کا موجب بنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اس تقریب کے اختتام پر حضور انور نے دعا کروائی اور واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

رات ساڑھے نو بجے حضور انور گورنر ہاؤس تشریف لے گئے جہاں جماعت نے عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ گورنر نے خود اپنا گھر اس پروگرام کے لئے پیش کیا تھا۔ اس تقریب میں پیراکو شہر اور تمام صوبوں کے صوبائی افسران، ائمہ اور بادشاہ شامل ہوئے۔ سلطان آف اغادیس اپنے وفد کے ساتھ شامل ہوئے۔ زندگی کے مختلف طبقوں اور شعبوں سے تعلق رکھنے والے ڈیڑھ صد کے قریب مہمان اس تقریب میں شامل ہوئے۔

حضور انور جب گورنر کی رہائش گاہ تک پہنچے تو گورنر نے اپنے گھر کے دروازے پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ڈرائنگ روم میں لے گئے جہاں کچھ دیر حضور انور سے بات چیت کرتے رہے۔ اس کے بعد تقریب کا آغاز ہوا۔

حضور انور نے مہمانوں سے تعارف حاصل کیا۔ اس موقع پر بادشاہوں کے نمائندہ نے کہا کہ آج ہمارے لئے بہت خوشی کا دن ہے۔ ہم بینن کے جتنے بادشاہ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ کی جماعت بینن اور نائیجر میں انسانیت کی جو خدمت کر رہی ہے اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

تقریب کے آخر پر گورنر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور کے بابرکت قدم اس سرزمین پر پڑے ہیں جو اس سرزمین کی خوش قسمتی ہے۔ گورنر نے کہا کہ میں حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں پہنچے ہیں۔ یہ آپ کا ہم سے پیار اور محبت ہے جو آپ یہاں تک آئے ہیں۔ جماعت احمدیہ جو کام کر رہی ہے وہ قابل قدر ہے۔ گورنر نے کہا: میں آج سب کے سامنے کہتا ہوں کہ ہم گواہ ہیں کہ جماعت احمدیہ انسانیت کی قابل قدر خدمت کر رہی ہے۔

گورنر کے اس شکریہ کے بعد حضور نے فرمایا:

"میں بھی گورنر اور تمام کنگز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے وقت دیا اور اس موقع پر تشریف لائے۔ یہ ثبوت ہے ان کی محبت کا جو ایک انسان کو دوسرے انسان سے ہونی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ پہلا موقع ہے جو مجھے بینن آنے کا ملا ہے۔ میں نے سب کو انتہائی ملنسار اور مہمان نواز پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء دے۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور یہ تقریب رات گیارہ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

آج کے دن بینن کے نیشنل ٹی وی اور ریڈیو اور اخبارات نے حضور انور کی ائرپورٹ پر آمد سے لے کر حضور انور کی مصروفیات اور پروگراموں کی مکمل کوریج دی۔ اور اپنی خبروں میں ان پروگراموں اور تقریبات کو نشر کیا۔

چوتھا دن ۷ ر اپریل ۲۰۰۴ء بروز بدھ:

صبح ۶ بجکر ۱۵ منٹ پر حضور انور نے 'Majeste Hotel' میں (جہاں نماز کے لئے جگہ مخصوص کی گئی تھی) نماز فجر پڑھائی۔

صبح ۹ بجے حضور انور ہوٹل سے روانہ ہوئے اور حضور انور نے سلائی سکول کا افتتاح فرمایا۔ یہاں مبلغ سلسلہ اصغر علی بھٹی صاحب کی اہلیہ خواتین اور بچیوں کو سلائی اور کڑھائی سکھاتی ہیں اور اس طرح سلائی سیکھنے کے نتیجہ میں غریب عورتوں کی مدد ہو رہی ہے۔ اس سکول کا آغاز چار سلائی مشینوں سے کیا گیا تھا۔ حضور انور نے یہاں مزید دس مشینیں رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ نیز ملک کے نارتھ کے علاقوں میں مزید دو سلائی سکول کھولنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ ان دونوں سکولوں میں بھی دس دس (۱۰) مشینیں رکھی جائیں۔ یہاں دعا کروانے کے بعد حضور انور پیراکو (Parakou) شہر میں تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ مسجد "مسجد العافیہ" کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے اور تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ حضور انور نے مسجد کے رقبہ کے متعلق پوچھا اور فرمایا۔ ماشاء اللہ۔ یہاں تین صد آدمی تو نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ مسجد ایک ماہ سے کم عرصہ میں تعمیر ہوئی۔ حضور انور نے یہ بھی دریافت فرمایا کہ اس مسجد کو کون سنبھالے گا۔ اس پر بتایا گیا کہ اس علاقہ کے لوکل مبلغ یہاں ہوں گے۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان کا گھر مسجد سے کتنے فاصلے پر ہے۔ اس پر منتظمین نے بتایا کہ مسجد کے قریب ہی ہے۔

مسجد کے افتتاح کے بعد حضور انور پاراکو (Parakou) میں تعمیر ہونے والے پہلے احمدیہ ہسپتال کے سنگ بنیاد کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ جگہ گورنمنٹ کے سرکاری پلان میں ہسپتال کے لئے مقرر ہے اور تین سال قبل یہ جگہ گورنمنٹ نے جماعت احمدیہ کو دے دی تھی۔

۹ بجکر ۳۵ منٹ پر حضور انور نے اس ہسپتال کی بنیاد میں پہلی اینٹ رکھی اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی پھر امیر صاحب بینن، ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب اور دوسرے عہدیداران نے باری باری اینٹ رکھنے کا شرف حاصل کیا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

احمدیہ ہسپتال Parakou کی سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد دستی بیعت ہوئی۔ ڈیپارٹمنٹ ڈونگا کے ایک گاؤں "سےمیرے" (SEMERE) سے ۳۹۳ افراد اپنے امام، بادشاہ اور یونین کونسل کے دو افسران کی معیت میں ۳۰۷ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ ان لوگوں نے پیراکو آنے اور قبل ازیں رات کے پروگرام میں شمولیت کے بعد اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان لوگوں کی دستی بیعت لی۔ دستی بیعت میں ان ۳۹۳ احباب کے علاوہ اس موقع پر موجود ہزار ہا احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ بیعت لینے سے قبل حضور انور نے اس صوبہ کے مبلغ سلسلہ سے ان لوگوں کے متعلق رابطہ وغیرہ کی تفصیلات دریافت فرمائیں اور بعد میں بھی مستقل رابطہ رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور Parakou سے Toui (توئی) کے لئے روانہ ہوئے۔ پیراکو سے توئی کا فاصلہ ۷۲ کلومیٹر ہے۔

۱۲ بجکر ۴۰ منٹ پر حضور انور Toui پہنچے۔ حضور انور کے استقبال کے لئے باہر سڑک پر ایک گیٹ بنایا گیا تھا جس پر استقبالیہ کلمات درج تھے۔ اس طرح سڑک سے یہاں کے جلسہ گاہ کی طرف جا رہی تھی اس پر چھ (۶) بینرز لگائے گئے تھے اور گاؤں سے باہر سڑک پر دو کلومیٹر تک خوبصورت رنگ برنگے جھنڈے لگائے گئے تھے جن پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا گیا تھا۔ اس طرح لکڑی کے بڑے بڑے تختے بنا کر ان پر سفید اور سیاہ رنگ کا کپڑا چڑھا کر خوبصورت جماعتی جھنڈے بنا کر مین روڈ پر لگائے گئے تھے۔

جب حضور انور کی گاڑی Toui پہنچی تو پچاس موٹر سائیکل سواروں نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کی گاڑی کو اپنے درمیان لے کر جلسہ گاہ تک پہنچے۔ راستہ میں دونوں طرف احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد حضور انور کے استقبال کے لئے کھڑی تھی۔ لوگوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے اور کلمہ طیبہ کا ورد کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ سبھی لوگ ہاتھ ہلا ہلا کر خوشی و مسرت کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ لوگ مرد وزن اور بچے بوڑھے اس ریجن کی ۳۲ جماعتوں سے آئے تھے۔ آنے والے مہمانوں کی تعداد چھ ہزار پانچ صد (۶۵۰۰) سے زائد تھی۔ ایک گاؤں۔ بتیرو کے لوگ ۲۹ کلومیٹر پیدل چل کر اس جگہ پہنچے جہاں سے سواری مہیا ہوتی تھی۔

ایک گاؤں ایداجو کی جماعت جنگل میں ۸۹ کلومیٹر کا فاصلہ پیدل طے کر کے سڑک تک پہنچی۔ اس دن بڑی شدید بارش ہوئی تھی جو رات بھر جاری رہی لیکن یہ سب لوگ راستوں کی خرابی اور شدید مشکلات کے باوجود حضور انور کے دیدار کے لئے پہنچے تھے۔ آئی پوتورو کی جماعت ۲۹ کلومیٹر کا انتہائی دشوار گزار رستہ طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئی۔

بیدے نامی گاؤں کی جماعت سڑک سے ۱۷ کلومیٹر اندر جنگل میں ہے شدید بارش میں رات کے ایک بجے ٹرک اس گاؤں پہنچا۔ یہ اُسی وقت سوار ہو کر صبح ۵ بجے پہنچ گئے۔ Dassa کے علاقہ سے غیر احمدی مسلمان

تین بڑے ٹرکوں پر ۱۲۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے حضور انور کا دیدار کرنے کے لئے آئے تھے۔ سَاوے اور ڈاسا کے درمیان کا علاقہ جماعت کا شدید مخالف ہے۔ اپنی مخالفت کے باوجود یہ لوگ سینکڑوں کی تعداد میں حضور انور کو دیکھنے کے لئے آئے تھے۔

جب حضور انور جلسہ گاہ پہنچے تو ڈاسا کے میئر، ویسے ریجن کے میئر اور اس ریجن کے چیف آف پولیس اور ۱۳ بادشاہوں اور ۲۴ بڑے اماموں نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ احباب جماعت نے والہانہ انداز میں نعرے لگائے اور اپنے ریجنل مبلغ اصغر علی بھٹی صاحب کی قیادت میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”تمام روایتی بادشاہ، معزز مہمان اور میرے پیارے بھائیو، بہنو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔ آپ لوگوں کو یہاں دیکھ کر اس وقت میرا دل خوشی کے جذبات سے لبریز ہے۔ آپ لوگوں میں یقیناً نیکی اور شرافت ہے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کو اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور آپ ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ آنحضرت ﷺ نے امام مہدیؑ کو جو سلام پہنچایا تھا وہ آپ ان تک پہنچا سکیں اور جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں ان کو بھی خدا نے توفیق دی کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی غلامی کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں آجائیں۔ پھر اللہ کا فضل ہی ہے کہ افریقہ کے ایک دور دراز ملک میں اور پھر شہروں سے ہٹ کر دور دراز جگہ کو خدا نے توفیق دی کہ ہزاروں میل دور جو ایک آواز اٹھی تھی کہ آؤ اور خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہو۔ آپ نے اُسے قبول کیا۔

حضور انور نے فرمایا۔ ”اللہ تعالیٰ نے جن و انس کی پیدائش کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے۔ اس لئے آپ لوگ جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو چکے ہیں آپ کا فرض ہے کہ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ بچے ہوں یا بڑے ہوں، نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں سب کا کام ہے کہ اپنی مساجد کو آباد کریں۔ آپ کے کام، آپ کی مصروفیات یا آپ کے شغل، آپ کی عبادت اور آپ کی نمازوں میں روک نہ بنیں ورنہ یہ بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے اور خدا کو سخت ناپسند ہے۔ فرمایا! احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ لوگوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہونی چاہیے۔ عبادت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اخلاق کا اظہار کرنا بھی ایک احمدی کے لئے بہت ضروری ہے۔ کبھی بھی کسی قسم کے لڑائی جھگڑے فتنہ و فساد میں شامل نہ ہوں بلکہ ہر ایک کو پتہ لگے کہ اگر کوئی شخص پہلے کسی قسم کے جھگڑوں میں ملوث تھا تو احمدیت قبول کرنے کے بعد مکمل تبدیل شدہ انسان ہو چکا ہے۔ بعض دفعہ فساد پیدا کرنے والے لوگ کوئی ایسی بات کہہ دیتے ہیں جس سے انسان کو غصہ آجاتا ہے۔ لیکن آپ کبھی بھی ایسے فساد پیدا کرنے والوں اور مخالفین کی باتوں کی پرواہ نہ کریں بلکہ قرآن کریم کے حکم کے مطابق اگر ایسی باتیں سنیں تو منہ پھیر کر گزر جایا کریں اور پرواہ نہ کیا کریں۔ یہی اعلیٰ اخلاق ہیں جو ایک احمدی میں ہونے چاہئیں۔ یہی اعلیٰ قسم کی باتیں ہیں جن کے کرنے کا ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ یہی عبادت کے طریقے اور اعلیٰ اخلاق ہیں جو آنحضرت ﷺ اپنی امت میں دیکھنا چاہتے تھے اور انہی کو جاری کرنے کے لئے، رائج کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے۔

> **بادشاہوں کے نمائندہ نے کہا کہ آج ہمارے لئے بہت خوشی کا دن ہے۔ ہم بینن کے جتنے بادشاہ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ کی جماعت بینن اور نائیجر میں انسانیت کی جو خدمت کر رہی ہے اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔**

حضور انور نے فرمایا ”کہ اعلیٰ اخلاق کے ساتھ احمدیت کا ایک طرّہ امتیاز انسانیت کی خدمت بھی ہے۔ جس میں ایک سکیم کے تحت اس ملک میں کچھ ہسپتال کھولے گئے ہیں۔ ڈسپنسریاں کھولی گئی ہیں اور مزید کھولی جائیں گی۔ سکول بھی کھولے جائیں گے۔ اسی خدمت کے جذبے کے تحت انشاء اللہ پیراکو میں ایک ہسپتال کا قیام بھی عمل میں آئے گا جس کی میں آج بنیاد رکھ کر آیا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا تعلیم حاصل کرنا ہمارے بچوں کا حق ہے۔ اس کے لئے جتنی کوشش کی جائے کم ہے۔ اس کے لئے میں والدین سے ماؤں سے، باپوں سے کہتا ہوں خواہ وہ پڑھے ہوئے ہوں یا ان پڑھ ہوں۔ بچوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ آئندہ اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ بچے صرف اس لئے نہیں ہونے چاہئیں کہ وہ بڑے ہو کر ہاتھ بٹائیں گے، Farming میں ہماری مدد کریں گے۔ بلکہ بچوں کا جو حق ہے وہ ادا کریں کہ ان کی تربیت کریں اور تعلیم دلوائیں۔

فرمایا! اپنی مالی مجبوری کی وجہ سے والدین بچوں کو پڑھائی سے نہ روکیں۔ اگر مالی مجبوری کی وجہ سے بچے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے تو مجھے بتائیں۔ کوئی بچہ اس وجہ سے پڑھائی سے محروم نہیں رہے گا۔ اس علاقہ میں جہاں نہ پانی، نہ بجلی کی سہولت ہے اور نہ تعلیم کی، میں چاہتا ہوں کہ اس علاقہ کے بچے اتنا پڑھ لکھ جائیں کہ ملک کے لیڈر بن سکیں۔ اس علاقہ کے لوگوں میں یقیناً ایک فراست ہے اور دلوں میں ایک روشنی ہے جس کی وجہ سے ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس فراست کو مزید چمکائیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ تعلیم حاصل کریں۔ اس لئے میری آپ لوگوں سے یہی درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو ضائع نہ کریں، برباد نہ کریں۔ اگلی نسلوں کی اگر حفاظت نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ کے حضور پوچھے جائیں گے کہ کیوں اپنی نسلوں کی حفاظت نہیں کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں عورتوں کو بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ باوجود اس کے کہ ان میں تعلیم کی کمی ہے اور مصروفیت زیادہ ہے لیکن وہ بھی عبادت کی طرف توجہ دیں اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیں۔

فرمایا! آخر میں، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس پیار اور خلوص سے آپ لوگ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں میں اس کا بہت ممنون ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کا یہاں اکٹھے ہونا اور خلافت سے محبت کا تعلق خدا تعالیٰ کی رضاء کی خاطر ہے۔ اللہ آپکو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آپ کو اور آپ کی نسلوں کو اس پیار اور محبت میں بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

حضور انور کے اس خطاب کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی جس میں دس (۱۰) گاؤں کے ۸۸۲ لوگوں نے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس موقع پر موجود ہزاروں احمدی احباب نے بھی بیعت کی اس تقریب میں شمولیت کی۔ بیعت لینے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ اس طرح ایک بجکر ۲۰ منٹ پر Toui کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ یہاں سے PORTONOVO روانگی سے قبل حضور انور نے اس علاقہ کے مئیر، کنگ آف ڈاسا، Toui گاؤں کے بادشاہ اور آرمی کے ایک افسر کو الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھیاں پہنائیں۔ ڈیڑھ بجے یہاں سے روانہ ہو کر تین بجے کے قریب ڈاسا پہنچے۔ جہاں ایک ہوٹل میں کچھ دیر قیام کیا گیا۔ حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور دوپہر کا کھانا بھی تناول فرمایا۔

چار بجے سہ پہر یہاں سے PORTONOVO کے لئے روانگی ہوئی اور رات 7:30 بجے پورتو نوو پہنچے۔ آٹھ بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

پانچواں دن ۸ / اپریل ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

صبح چھ بجے حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔

صبح دس بجے بینن کے صدر مملکت سے ملاقات کے لئے 'پیراکو' سے 'کوتونو' کے لئے روانگی ہوئی۔

سوا گیارہ بجے حضور انور ایوان صدر پہنچے۔ صدر مملکت بینن کے پروٹوکول آفیسرز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد صدر مملکت سے ملاقات ہوئی جو پون گھنٹہ جاری رہی۔ بہت ہی دوستانہ اور خوشگوار ماحول میں صدر سے ملاقات ہوئی۔ صدر مملکت نے کہا کہ مَیں بینن کی حکومت اور عوام کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ صدر مملکت نے حضور انور کی بینن میں آمد پر خوشی کا اظہار کیا اور دورہ کے کامیاب ہونے کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

حضور انور نے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا اور ملک کے ہر میدان میں ترقی کے لئے دعا کی۔ ملاقات کے دوران زراعت کے حوالہ سے مختلف امور زیر بحث آئے اور حضور انور نے رہنمائی فرمائی کہ ان ان پہلوؤں سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور آپ کا ملک ترقی کر سکتا ہے۔ ملک میں گندم اگانے کے تعلق میں بھی تفصیل سے بات ہوئی۔ ملاقات کے آخر پر تصاویر اتاری گئیں۔ اس موقع پر بینن کے نیشنل ٹی وی اور میڈیا کے نمائندے موجود تھے۔ نیشنل ٹی وی، ریڈیو نے اپنی خبروں میں اس ملاقات کی تفصیل بیان کی۔ جب تصاویر لی جا رہی تھیں تو حضور انور نے صدر مملکت سے فرمایا کہ کیا ہم آپ کی اس ملاقات کی تصویر ایم ٹی اے پر دکھا سکتے ہیں۔ اس پر صدر مملکت نے بڑے کھلے دل کے ساتھ کہا کہ بے شک جہاں چاہیں دکھائیں، آسمان پر دکھائیں۔ صدر مملکت نے خوشی کے ساتھ حضور انور کو الوداع کیا۔

جب حضور ملاقات کے کمرہ سے باہر آئے تو ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے نمائندے موجود تھے جنہوں نے اس ملاقات کے تعلق میں حضور انور سے انٹرویو لیا۔

اس کے بعد حضور انور ایوان صدر سے روانہ ہو کر ڈیڑھ بجے 'مسجد بیت التوحید' Cotonou پہنچے جہاں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور انور نے مسجد میں موجود سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین اور بچیوں نے نغمات اور گیت گا کر حضور انور کا استقبال کیا اور خوشی سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضور نے یہاں بھی بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور بینن کے ایک ابتدائی مخلص احمدی خاندان مکرم داؤدا صاحب کے گھر تشریف لے گئے جہاں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ یہاں سے ساڑھے چار بجے یونیورسٹی کے لئے روانہ ہوئے جہاں حضور نے طلباء سے خطاب فرمانا تھا۔ یونیورسٹی پہنچنے پر یونیورسٹی کے ریکٹر نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے "Islam- The Religion of Peace" کے عنوان پر یونیورسٹی میں خطاب فرمایا۔ حضور انور کے خطاب کے بعد اس کا فرنچ ترجمہ مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن نے پیش کیا۔ آخر پر حضور نے دعا کروائی۔

اس پروگرام کے اختتام پر حضور انور ”احمدیہ مسلم ہسپتال کوتونو“ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے اس تین منزلہ ہسپتال کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا اور ڈاکٹر مبارک احمد صاحب سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔

ہسپتال کے معائنہ کے بعد سات بجے حضور انور نے ”ہیومینٹی فرسٹ۔ بینن“ کے بورڈ سے میٹنگ کی جس میں حضور انور نے بورڈ کے ممبران کی رہنمائی فرمائی اور ہدایات دیں کہ کس طرح اور کن کن لائنوں پر خدمت کرنی ہے۔ حضور انور نے کمپیوٹر سنٹر کے بارہ میں بھی ہدایات دیں کہ سارا جائزہ لیں اور اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

اس میٹنگ کے بعد حضور انور ساڑھے سات بجے کوتونو سے پورتو نوو کے لئے روانہ ہوئے اور آٹھ بجے پورتو نوو پہنچے جہاں حضور انور نے ساڑھے آٹھ بجے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ (باقی)

ہومیوپیتھی طریقہ علاج کے ذریعہ

ذہنی اخلاقی اور روحانی بیماریوں کا علاج

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی جدید تحقیق

﴿صدیق اشرف علی موگرال کیرلہ﴾

آغاز کرتے ہیں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے کلام سے جو جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ تھے۔ آپؓ کے بارے میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ''وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا''۔

وہ عظیم اور موعود فرزند حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے ایک معرکۃ الآراء خطاب عرفان الٰہی میں 1919ء کو فرماتے ہیں۔

''دنیا میں آج تک اس بات کو بہت کم سمجھا گیا ہے بلکہ انبیاء اور اولیاء کو علیحدہ کر کے میں کہہ سکتا ہوں اور کسی نے سمجھا ہی نہیں کہ بہت سی بدیاں ایسی ہیں جو شرعی بدیاں ہیں لیکن ان کا ارتکاب کرنے والا کسی شرعی گناہ کا مجرم نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی جسمانی بیماری کا مریض ہوتا ہے یہ ایک وسیع مضمون ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھے خاص علم دیا ہے...... اس وقت بعض بڑے بڑے ڈاکٹروں کی توجہ اس طرف ہو رہی ہے لیکن تا حال ان کی تحقیقات عالم طفولیت میں ہے مگر اس بارے میں مجھے جو علم دیا گیا ہے وہ ایسا وسیع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان لوگوں کی تحقیقات سے بہت وسیع ہے۔ ...... جس سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ شرعی گناہوں کی ایسے رنگ میں تقسیم ہو سکتی ہے کہ فلاں قسم کا گنہگار ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے اور فلاں قسم کا بزرگ کے پاس میں نے یہاں تک تو تحقیقات کر لی ہے کہ بعض انسان بعض شرعی گناہ جسمانی بیماری کی وجہ سے کرتے ہیں ...... بات یہ ہے کہ جسم اور روح کا ایک دوسرے پر بڑا اثر ہوتا ہے حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے متعلق بہت تفصیل سے لکھا ہے اور بتایا ہے کہ جب جسم میں بیماری پیدا ہو جائے تو روح میں بھی پیدا ہو جاتی ہے...... اس علم کا دروازہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کھولا ہے اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء اس کو اور زیادہ وسیع کریں گے۔ میں نہیں جانتا مجھے اس کو وسعت دینے کا موقعہ ملے گا یا نہیں'' (کتاب عرفان الٰہی صفحہ 36-35)

مطبوعہ۔ نظارت اشاعت و وکالت تصنیف لندن 1988)

آپؓ مزید فرماتے ہیں۔

''مجھے اگر فرصت ملی تو میں اس تحقیقات کو مکمل کر دوں گا۔ لیکن اگر میں نہ کر سکوں تو تم لوگ یاد رکھو کہ روحانی امراض کے بعض ایسے علاج ہیں جو ڈاکٹروں کے ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ اس بات کو مدنظر رکھکر تم اپنے طور پر کوشش میں لگے رہو۔ اور اپنی تحقیقات سے ان لوگوں کی امداد کرو جن کی توجہ اس طرف ہو رہی ہے اور جو اس کیلئے کوشش کر رہے ہیں تا کہ دنیا میں ایک نیا انقلاب واقعہ ہو اور دنیا ایک قدم اور ترقی کرے۔ فی الحال میں صرف اس قدر بیان کر دیتا ہوں کہ بعض روحانی بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کے علاج کے لئے کسی عارف اور ولی اللہ کے پاس نہیں جانا چاہئے بلکہ کسی ڈاکٹر اور طبیب کو تلاش کرنا چاہئے کیوں کہ اس قسم کی بیماریاں یا تو پیٹھ کے اعصاب کی کمزوری اور نقص سے ہوتی ہیں اور یا دماغ کے اعصاب کے نقص یا خاص خاص بیماریوں کے نتیجہ میں ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض اوقات زنا ایک اخلاقی یا مذہبی جرم نہ ہوگا بلکہ کسی خاص دماغی بیماری کا نتیجہ ہوگا۔ اسی طرح بعض ڈاکے بعض چوریاں بعض جھوٹ، خاص خاص نقصوں کے نتیجہ میں ہوں گے۔ ان کا علاج روحانی ریاضتوں سے اس عمدگی سے نہیں ہو سکتا۔ جتنا جسمانی علاج کے ذریعہ''

آپ مزید فرماتے ہیں۔

''مگر ابھی چونکہ میری تحقیقات مکمل نہیں ہو سکی۔ اس لئے میں اس مضمون کو اس وقت تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کر سکتا۔ اور کسی اور وقت پر چھوڑتا ہوں۔ اپنے لئے یا آپ میں سے کسی کے لئے جس کو خدا تعالیٰ اسے بیان کرنے کی توفیق دے''۔

(عرفان الٰہی صفحہ 37 و صفحہ 38)

اس پیش خبری کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ اس مضمون کو آگے بڑھائیں۔

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی خاطر بے شمار کارہائے نمایاں انجام دیئے جن کا شمار ممکن نہیں۔ اور اپنی مختصر زندگی میں خصوصاً اپنے دورِ خلافت میں وہ عظیم کارنامے کئے ہیں جن کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اس میں سے ایک عظیم کارنامہ ہومیوپیتھی کتاب دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ وہ خود ایک عجوبہ عالم ہے جتنی بار آپ اس کا مطالعہ کریں گے اتنی بار نئی سے نئی باتیں آپ کے سامنے آتی چلی جائیں گی۔ انسان کی بہبودی کے نئے سے نئے دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔ آپ کے اس عظیم احسان سے قیامت تک لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب اور خوشیاں عطا فرمائے اور آپؒ کے محبوب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عاشقِ رسول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربت آپؒ کو عطا فرمائے آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہومیوپیتھی کتاب میں مختلف موقعوں پر اس بات کو وضاحت سے پیش کیا ہے کہ بعض بیماریاں جو بظاہر اخلاقی اور روحانی معلوم پڑتی ہیں وہ دراصل جسمانی بیماریاں ہیں اور ان کا علاج ہومیو دوائیوں سے احسن رنگ میں کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے صرف چند ایک نمونے قارئین ملاحظہ فرمائیں۔

چنانچہ آپؒ ایک ہومیو دوائی جس کا نام Lachesis ہے اس دوائی کے باب میں فرماتے ہیں۔

''لیکسس Lachesis کے مریض خطرناک قسم کے شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ شروع شروع میں وہ سوچنے لگتے ہیں کہ سب لوگ ان کے خلاف باتیں کر رہے ہیں۔ یا ان کے کھانے پینے میں کچھ ملا دیا گیا ہے۔ وہ اپنے قریبی عزیزوں پر بھی شک کرتے ہیں۔ بعد میں یہ علامتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں ایسے مریضوں کو لیکسس دینا ضروری ہے''

(کتاب ہومیوپیتھی جدید ایڈیشن مشتمل جلد اول و دوم ترمیم و اضافوں کے ساتھ شائع کردہ اسلام آباد یو کے صفحہ 547)

اسی دوا کے سلسلہ میں آپؒ فرماتے ہیں۔

''ایک مریض بچی میرے پاس لائی گئی جو چوری کی عادت میں مبتلا تھی پوچھنے پر کہتی تھی اللہ کا حکم ہوتا ہے اس لئے کرتی ہوں۔ ایسے مریضوں کا علاج لیکسس سے کرنا چاہئے۔ جو خدا کے حکم پر اسی کی نافرمانی کریں ...... مذہبی رجحانات غیر معمولی شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ شدت لیکسس سے تعلق رکھتی ہے مگر اس کی سب سے خطرناک علامت یہ ہے کہ ان کے دل میں بعض دفعہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کا حکم ہے کہ وہ کسی کو قتل کر دیں...... ایسے مریض بعض دفعہ واقعتاً قتل کر بھی دیتے ہیں۔ یا قتل کرنے کی کوشش ضرور کرتے ہیں''

(ایضاً صفحہ 548)

پھر فرماتے ہیں۔

''ڈاکٹر کینٹ کا خیال ہے کہ اس (دوا) کا کسی خاص علاقے سے تعلق نہیں ہے۔ بلکہ تمام دنیا میں ہر جگہ اس دوا کو مفید پایا گیا ہے لیکسس کے زیر میں جو شر اور تیزی پائی جاتی ہے وہ دنیا کے تمام بدکار انسانوں اور بگڑے ہوئے مزاجوں میں پائی جاتی ہے۔ یعنی شدید حسد، شرارت فساد وغیرہ کا رجحان''

(صفحہ 540)

یعنی ایسے مزاج والے لوگوں کا علاج ہومیو دوائی لیکسس سے ممکن ہے۔ ناقل۔

ایک اور ہومیوپیتھک دوا Sulpher کے بارے میں حضورؒ فرماتے ہیں۔

''سلفر کے مریض کو فلسفی بننے کا بہت شوق ہوتا ہے اور کچھ مزاجاً فلسفی ہوتے بھی ہیں اگر یہ شوق جنون کی حد تک بڑھ جائے تو اونچی طاقت میں سلفر کی ایک دو خوراکوں سے کافی فرق پڑ جاتا ہے''

(صفحہ 784)

Cannbis Ind نامی دوائی کے سلسلہ میں فرماتے ہیں ''کینبس کا مریض ...... مسلسل بے تکی بحثیں کرتا رہتا ہے اُسکی سوچ میں منطقی ربط نہیں رہتا... اچھی بھلی بات کرتے کرتے بغیر دلیل اور بغیر منطق کے کچھ اور بولنے لگتے ہیں'' (صفحہ 224)

Cladium (دوا کا نام ناقل) کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''کلیڈیم کی خاص علامت یہ ہے کہ مریض کوئی کام کر کے سوچے گا کہ اُس نے کیا ہے یا نہیں۔ کوئی بات کسی کو کہی تھی۔ نہ معلوم کہی کہ نہیں ...... ایسے مریض ذہنی طور پر بہت تھک جاتے ہیں اور آخر علمی کام ان کے بس میں نہیں رہتا'' (صفحہ 185)

حضورؒ ایک اور ھومیو دوائی کی تشخیص کیلئے مریض کے مزاج کے بیان میں فرماتے ہیں ''آرم میٹلکم Aurum Met کا مریض بظاہر اپنی ذات میں گم مایوس پژمردہ دکھائی دیتا ہے لیکن جب اُسے کسی بات پر غصہ دلایا جائے تو اس کی اپنی جان لینے کی خواہش دوسروں کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور وہ قتل تک کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے'' (صفحہ 111)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ایک اہم ہومیو دوائی کیمومیلا دینے کیلئے مریض کی پہچان اور اس میں پائی جانے والی علامت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''کیمومیلا Chamomilla کے مزاج کی یہ مستقل علامت ہے کہ اس کے مریضوں میں فراخ دلی کی کمی ہوتی ہے۔ طبیعت میں کسی قدر خساست پائی جاتی ہے کسی دوسرے کی پرواہ نہیں کرتے نہ کسی کی تکلیف محسوس کرتے ہیں نہ کسی کی ضرورت کا خیال رکھتے ہیں۔ لیکن ہر وقت اپنے معاملہ میں بیحد زود حس ہوتے ہیں ہر وقت اپنی ذات سے چمٹے رہتے ہیں اور صرف اپنا ذاتی مفاد ہی پیش نظر

رہتا ہے دوسروں پر اچانک غصہ آنا بھی اسی مزاج کا حصہ ہے'' (صفحہ 271)

قارئین کو علم ہوگا کہ آپؒ کی والدہ محترمہ کا نام مریم تھا اور ان کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا بڑا ہو کر ڈاکٹر بنے ان کی اس خواہش کو اللہ تعالیٰ نے کمال شان سے پورا فرمایا اور آپ واقعی ابن مریم ثابت ہوئے۔ آپؒ کے مسیحی انفاس سے ہزاروں لاکھون مریضوں نے شفا حاصل کی خلافت سے پہلے بھی آپ نے ہومیوپیتھی علاج سے لوگوں کو مستفید فرمایا۔ پھر جب خدا تعالیٰ نے آپ کو خلافت کے اعلیٰ منصب پر فائز فرمایا اور اس کی خاص تائید اور رہنمائی آپ کو حاصل ہوئی تو آپ کے فیض کا دائرہ اور زیادہ وسیع ہوگیا۔ آپ نے لاکھوں لوگوں کو قریب سے دیکھا ان کے اخلاقی اور روحانی اقدار پر آپ کی گہری نظر تھی۔ اس لئے آپ کی رائے نہ صرف ایک ماہر ڈاکٹر ہونے کے بلکہ ایک عظیم روحانی پیشوا ہونے کے نہایت اہمیت کی حامل ہے۔

قارئین کرام ہم پھر اصل مضمون کی طرف لوٹتے ہیں، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ایک اور ہومیو دوائی آیوڈم سے متعلق مریضوں کے مزاج کی تشخیص کے سلسلہ میں بیان فرماتے ہیں۔

''اس میں شدید غصے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں...... اگر ایسے مریض کا بچپن میں آیوڈین سے علاج نہ کیا جائے تو بڑا ہو کر نہایت خطرناک مجرم بھی بن سکتا ہے۔ اور بغیر کسی محرک کے قتل و غارت میں ملوث ہوسکتا ہے'' (صفحہ 469)

''نکس وامیکا (دوائی کا نام) میں بھی یہ خطرناک علامت پائی جاتی ہے کہ اس کی مریضہ کے دل میں بے اختیار یہ خواہش ابھرنے لگتی ہے کہ اپنے بچے کو آگ میں جھونک دے یا بے حد محبت ہونے کے باوجود خاوند کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ پھر وہ اس ارادہ سے سخت خوفزدہ بھی ہو جاتی ہے...... اگر مریض کی دیگر علامتیں آیوڈین کا تقاضا کرتی ہوں تو یہ دوا بہت مفید ثابت ہوگی'' (صفحہ 470)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ ہومیو دوائی نکس وامیکا کے مزاج کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''نکس وامیکا کی ایک دلچسپ علامت یہ ہے کہ جو شخص بدطینت اور کینہ پرور ہو، ہر وقت دوسروں کی عیب جوئی کرتا رہے اور ان میں نقص تلاش کرنے کا عادی ہو تو نکس وامیکا اونچی طاقت میں دینے سے ایسے مریضوں کی ذہنی حالت درست ہونے لگتی ہے اور ان میں حسد کا مادہ کم ہو جاتا ہے۔ لیکن ہرگز ضروری نہیں کہ نکس وامیکا کے ہر مریض میں حسد کا رجحان پایا جائے۔'' (صفحہ 643)

ایک اور دوا کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''ٹرینٹولا Tarentulah کا مریض عموماً یہ خیال کرتا ہے کہ اس کی ہتک ہو رہی ہے جس کی وجہ سے وہ اندر ہی اندر گھلتا رہتا ہے اور سکیمیں بناتا ہے۔ اگر کوئی لومڑی کی طرح چالاک ہو اور ساتھ کچھ پاگل بھی ہو تو اُسے ٹیرنٹولا اونچی طاقت میں دینا چاہئے ٹیرنٹولا کا مریض بیمار نہ بھی ہو تو ہر بیماری کا ڈرامہ رچا سکتا ہے'' (صفحہ 793)

ایک اور سماجی اور اخلاقی خرابی کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

''سلفیورک ایسڈ شراب کی پرانی عادت توڑنے کی بہترین دوا ہے...... ایک بڑے گلاس پانی میں خالص سلفیورک ایسڈ کا ایک قطرہ ملا دینا چاہئے اس پانی کو دن بھر تین خوراکوں میں ختم کر دینا چاہئے...... دنیائے طب میں غالباً اس مرض کی اس سے بہتر کوئی دوا نہیں'' (صفحہ 790)

سگریٹ کی عادت چھڑوانے کیلئے بھی حضورؒ اسی دوا کی تجویز کرتے ہیں۔ (صفحہ 869)

للئم ٹگ (Lillium Tig) نامی ہومیو دوا کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''للیئم ٹگ کا مریض متشدد مذہبی خیالات کا مالک ہوتا ہے اگر وہ اذیت پسند ہو اور ہسٹیریائی مزاج بھی رکھتا ہو تو یہ دوا اس کیلئے بہترین ہے''
(صفحہ 565)

ایک اور اخلاقی بیماری کے علاج کیلئے ایک مفید دوائی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''فلورک ایسڈ Fluoric Acid ایسے لوگوں کیلئے بھی بہترین دوا ہے جو جنسی بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو بالکل بے کار اور ناکارہ کر لیتے ہیں لیکن اس کے باوجود بدنظری سے باز نہیں آتے اور نظر بازی کو اپنا پیشہ بنا لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے فلورک ایسڈ پکرک ایسڈ لائیکو پوڈیم اور سیپیا اپنے اپنے مزاج کے مریضوں میں بہترین ثابت ہوتی ہیں'' (صفحہ 391)

ایک اہم دوا نیٹرم میور Natrum Mur کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''نیٹرم میور کا مریض فرضی محبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بعض بوڑھی عمر کی عورتیں ایسی فرضی محبت میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اگر محبت کا علاج دوا سے ممکن ہے تو ایسی عورتوں کا علاج نیٹرم میور سے ہوسکتا ہے''
(صفحہ 619)

پلمبم Plumbum نامی دوا کے بارے میں نہایت لطیف انداز میں فرماتے ہیں۔

''پلمبم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ دھوکہ دہی اور بے ایمانی کرنے والوں کیلئے شفا کا اثر رکھتی ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو ساری دنیا میں کثرت سے استعمال ہونی چاہئے۔ (صفحہ 679)

مندرجہ بالا ان چند نمونوں سے ہی قارئین کرام کو یہ اندازہ ہوگیا ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر وضاحت کے ساتھ بعض ذہنی اخلاقی اور روحانی بیماریوں کے لئے بعض موثر دوائیں تجویز کی ہیں۔ خاکسار کو اس بات کا بھی یقین ہے کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے بہت پیارے اور لطیف انداز بیان سے قارئین کرام کے ذہنوں میں ان مریضوں کے خاکے ضرور ابھر کر سامنے آئے ہوں گے۔ اور اپنے اردگرد کے ماحول میں ان سے ملتی جلتی شخصیتوں کے نمونوں سے ان کا واسطہ پڑا ہوگا۔ اور وہ چاہ رہے ہوں گے کہ کس طور سے ایسے مریضوں کی مدد کریں۔ اب یہ خوشخبری ہے کہ ان ہومیو ادویات کی مدد سے آپ ان کے دکھوں کو دور کرسکتے ہیں۔ انشاء اللہ۔

چونکہ خاکسار کا تعلق ہومیو طریق علاج سے ہے اس لئے خاکسار کو علم نہیں کہ ہومیو کے علاوہ دوسرے طریق علاج میں بھی کس حد تک مریض کے مزاج اور ذہنی اور اخلاقی حالات کو مدنظر رکھکر دواؤں کی تشخیص کی جاتی ہے مگر امید ہے کہ دوسرے اطباء بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھیں گے جس میں آپ فرماتے ہیں:

''تم لوگ یاد رکھو کہ روحانی امراض کے بعض ایسے علاج ہیں جو ڈاکٹروں کے ذریعہ ہوسکتے ہیں اس بات کو مدنظر رکھ کر تم اپنے طور پر کوشش میں لگے رہو اور اپنی تحقیقات سے ان لوگوں کی امداد کرو جن کی توجہ اس طرف ہو رہی ہے اور جو اس کیلئے کوشش کر رہے ہیں تاکہ دنیا میں ایک نیا انقلاب واقعہ ہو اور دنیا ایک قدم اور ترقی کرے'' (آمین)

(عرفان الٰہی صفحہ 37 ,1919.)

بقیہ صفحہ (16)

استعمال ہوتا رہے گا...اندازہ ہے کہ کوئی ایک سو سے متجاوز معصوم پاکستانی جو پاکستان کے قرون وسطیٰ کے کالے قوانین کے تحت جیلوں میں پڑے گل سڑ رہے ہیں۔ یا سزائے موت کے انتظار میں غیر متعینہ مستقبل کا سامنا ہے۔ یہ مظلومین ڈاکٹر شیخ کی طرح خوش نصیب نہیں ہیں۔ موصوف کے تو اندرون و بیرون ملک وفادار دوست تھے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ ان قوانین کا وسیع پیمانے پر غلط استعمال نہ کیا جاتا ہے۔ جس کا اقرار نہ لیڈران قوم کو ہے اور نہ اُن کے متبعین کو ہے۔ ان قوانین کی آڑ میں جھوٹے الزامات دونوں طبقوں نہ صرف مسلمانوں اور مذہبی اقلیتوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ بلکہ معصوم کاروباری مدمقابل اور سیاسی مخالفین پر بھی لگائے جاتے ہیں۔

قوانین توہین رسالت نے پاکستان میں آئے دن تبدیلی ہونے والی لیڈر شپ کے کثیر المقاصد کام سرانجام دیئے۔ موجودہ قوانین توہین رسالت ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق کے عہد حکومت میں وضع کئے گئے تھے۔ اگرچہ یہ ان سے قبل انیسوی صدی اور برطانوی نو آبادیاتی دور سے موجود تھے۔ اس قانون کے تحت توہین رسالت کی یہ تعریف کی گئی کہ کوئی بھی بہتان و الزام، طعن آمیز اشارہ یا در پردہ چوٹ جو اسلام پر اور پیغمبر اسلام ﷺ پر بالواسطہ یا بلاواسطہ کی گئی ہو وہ توہین رسالت ہے۔ ۱۹۹۲ء میں اُس وقت کے وزیراعظم نواز شریف نے ترمیم کی کہ توہین رسالت کی سزا صرف سزائے موت ہے۔ اس امر کے بہت سے لوگ گواہ ہیں اس تحریک کا یہ اُبال صرف اسلامی انتہاپسندوں اور مذہبی دہشت گردوں سے بڑھتے ہوئے رابطوں کو اطمینان دلانا تھا۔

فوجی حکومت کے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے مئی ۲۰۰۱ء میں توہین رسالت کے کچھ قوانین کو جو اس قانون کے منافی ہیں کو بدلنا چاہا۔ لیکن اُنہیں مذہبی لیڈروں کی دھمکیوں کے پیش نظر پیچھے ہٹنا پڑا۔ اب صدر جنرل پرویز مشرف کے، جن کے پاس تمام اختیارات پر مضبوطی سے استحکام ہے۔ آپ پر عالمی دباؤ ہے کہ وہ ملک کی سوچ میں تبدیلی لے آئیں۔ اس ملک کو دورِ جاہلیت سے کھینچ باہر نکالیں اور اکیسویں صدی میں لا کھڑا کریں۔ آپ جدیدیت، روشنی، رواداری اور ان جیسے امور کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اگر آپ قوانین (جو صرف اس ملک کے بے گناہ شہریوں کو ڈنڈے سے ہانکنے کیلئے ہیں) توہین رسالت، حدود آرڈیننس، قصاص و دیت قوانین اور ایسے ہی دوسرے قوانین کو ردعمل کے خوف سے برقرار رکھنے پر اصرار کرتے ہیں تو کوئی جدیدیت، اجالا و روشنی یا رواداری نہیں آسکتی۔

جو پارلیمنٹ کا چیستان آپ نے لا کھڑا کیا ہے اُس میں عدم جدیدیت غیر روشنی پسند اور انتہائی عدم روادار شامل ہیں اُن سے تو کچھ بھی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ سب کچھ صدر محترم کے اختیار میں ہے۔ اگر آپ ایسا چاہیں جس کی اب بھی اگر وہ خواہش کریں اور اگر وہ اپنے دوستانہ ''مشیروں'' سے نجات حاصل کر لیں (جو آپ کو اس حد تک غلط مشورے دیتے ہیں) تو آپ پاکستان کے قانون کی کتاب کو پاک صاف کر سکتے ہیں۔ اور ایک پاکستان کے لئے تمام دنیا میں پھیلی ہوئی نفرت جو پاکستان کو گھیرے ہوئے ہے سے آزاد کر لیں تو یہ ممکن ہے۔ (بحوالہ اخبار ''لاہور'' مورخہ 15-4-04)

درخواست دُعا

خاکسار گذشتہ چند سال سے ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ آجانے کی وجہ سے بیمار ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہے، کافی تکلیف ہے، ڈاکٹروں نے دوبارہ علاج شروع کیا ہے۔ جملہ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے جلد کامل صحت اور شفایابی اور اسلام احمدیت کا سچا خادم بننے اور درازی عمر کیلئے نیز اپنی بیوی بچوں کی صحت و سلامتی اور ہر طرح کی خیر و برکت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار نے ایک نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ اس میں کامیابی اور خیر و برکت کیلئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔ (بشیر الاسلام مقیم شارجہ)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

عراق امریکہ کیلئے ایک پیچیدہ مسئلہ بن گیا ہے

عراق میں امریکہ کی پالیسی ناکام ہوتی نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ امریکہ نے اب خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ امریکی اتحادی فوج کو عراق میں مشکلات کا سامنا ہے۔ امریکہ کے کمانڈر نے اپنی حکومت سے مزید فوجی کمک طلب کی ہے۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق قریباً بیس ہزار فوج عنقریب عراق روانہ کردی جائے گی۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق سینکڑوں عراقی مارے گئے جن میں اکثریت معصوم شہریوں کی ہے۔ یہ ہلاکتیں امریکی بمباری اور ہوائی فائرنگ سے ہوئی ہیں جبکہ متعدد بچے بوڑھے عورتیں زخمی ہوئے ہیں اور اَملاک کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ متعدد امریکی فوجی بھی مارے گئے ہیں اندازے کے مطابق اس ایک سال میں ۶۵۰ امریکی فوجی مارے گئے ہیں اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ نجف میں گو چند روز فائرنگ بند بھی رہی ہے اور امن کی کوشش بھی کی گئی لیکن ہنوز حالات جوں کے توں ہیں ہر جگہ امریکی اتحادی فوج کو مزاحمت کا سامنا ہے۔

عراق پر قبضہ کی برسی منانے کیلئے تیاریاں کی گئیں تھیں کہ عین اُس وقت عراق کے شیعہ لیڈر مقتدرالصدر کے حامیوں اور اتحادی فوج کے مابین گھمسان کی لڑائی ہوئی اور حالات قابو سے باہر ہوگئے کئی جگہوں پر صدر کے حامیوں نے قبضہ بھی کرلیا اور عراق کے مختلف شہروں قصبوں میں بھی کشیدگی پھیل گئی اور ہر جگہ فوج پر حملے ہونے لگے جس سے اتحادی فوج گھبرا گئی۔ امریکہ نے اس مزاحمت کو دبانے کیلئے طاقت استعمال کرکے پوری کوشش کی لیکن وہ اس میں ناکام رہا بلکہ سنی اور شیعہ دونوں اب ملکر امریکہ اور اس کے اتحادی فوجیوں پر حملہ کررہے ہیں۔ اب عوام بھی امریکہ کے خلاف ہوگئی ہے تاہم عراق میں معصوم عوام ان حالات سے دوچار ہے انہیں کھانے پینے کی اشیاء میں دقت پیش آرہی ہے۔ بی بی سی کے نمائندہ کے مطابق عراق میں امریکہ نے مستقل طور پر رہنے کا عزم کررکھا ہے اُس نے مَن بنالیا ہے یہی وجہ ہے کہ اُس نے کئی مقامات پر نشاندہی کی ہے جہاں وہ اپنے ٹینک اور فوجی و دیگر سامان رکھنے کیلئے انتظام کیا ہے۔

۳۰ر جون کو اقتدار کی منتقلی کے بارہ میں تجزیہ نگاروں کے مطابق امریکہ اس سلسلے میں سنجیدہ نہیں ہے تاہم دنیا اور عراقیوں کو دکھانے کیلئے ممکن ہے کہ امریکہ چند نئے چہرے سامنے لائے اور ایک ایسی حکومت قائم کی جائے جو امریکہ کی مرضی کے مطابق چلے اور دنیا کے سامنے یہ اعلان کرے کہ ہم نے اپنا وعدہ پورا کرلیا ہے۔ امریکہ نے مقتدر الصدر کے ساتھ سمجھوتہ کی کوشش کی بلکہ ایران سے بھی ایک وفد عراق لایا گیا لیکن ہنوز کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکا۔ اُدھر امریکہ میں عراق پالیسی کے پیش نظر صدر بُش کی مقبولیت میں لگاتار کمی واقع ہورہی ہے۔ ایک سروے کے مطابق بُش کو انتخاب کیلئے سخت مقابلہ کا سامنا ہے۔

ادھر بین الاقوامی طور سے یہ کوشش کی جارہی تھی کہ فلسطین اور اسرائیل کے مابین کوئی امن سمجھوتہ ہوجانا چاہئے جس کیلئے مختلف تجاویز و آراء پیش کی گئیں اور ایک روڈ میپ بھی تیار کیا گیا لیکن اسرائیل نے ہمیشہ ہٹ دھرمی سے کام لیا اور مختلف بہانہ بناکر روڑے اٹکائے۔ حال ہی میں اسرائیل کے صدر نے موجودہ حالات کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے امریکہ کا دورہ کرکے مسٹر صدر بُش صاحب سے ملاقات کرکے انہیں اپنا حامی بنالیا۔ اسرائیل کی فوج نے حماز کے لیڈر عبدالعزیز رنتیسی کی کار پر میزائل سے نشانہ بنایا وہ اُس وقت مارے گئے ساتھ ہی دیگر دو اور بھی ساتھی اُن کے مارے گئے اس سے قبل حماس کے لیڈر شیخ احمد یاسین کو بھی اس طرح نشانہ بنایا گیا تھا دونوں موقعہ پر ساری دنیا نے اس کی مذمت کی اور اسرائیل کو مجرم قرار دیا لیکن صرف زبان سے بولنا کافی نہیں ان کے جنازہ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی اور یہ عہد کیا کہ ہم اس کا بدلہ لیں گے۔ ساری دنیا عراق اور فلسطین کے حالات پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ آخر کب تک یہ دوغلی پالیسی چلے گی۔ فلسطین کے علاقہ میں متعدد گھروں کو اسرائیلی فوج نے مسمار کردیا ہے اور ہزاروں لوگوں کو بے گھر کردیا اور بیسیوں معصوم فلسطینی شہریوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا اور آئے دن بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسرائیل فلسطین میں اندھا دھند معصوم شہریوں کو بندوق کا نشانہ بنارہے ہیں۔ U.N.O. اور دیگر ادارے صرف زبانی مذمت کرکے اپنی ذمہ داری کو سر سے اُتارتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فلسطین کی حفاظت فرمائے۔ آمین

(محمد یوسف انور قادیان)

نونیت جیولرز
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
NAVNEET
JEWELLERS
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

مظلوم ہی جیتیں گے مؤمن ہے مقدر
مسرور نے ہم کو یہی مژدہ ہے سنایا

شیطاں کے چیلوں نے جب شرکو پھیلایا
مظلوموں پہ جب ظلم کا اِک کوہ گرایا
تب قدرتِ باری نے ہمیں جلوہ دکھایا
پھر رحمتِ باری نے کیا فضل کا سایہ
مہدی کی جماعت نے سدا صبرو دُعا سے
شیطان کے سب حربوں کو ناکام بنایا
فرعون نے جب تیروں کی بوچھاڑ کی ہم پہ
سینے پہ لیا تیروں کو پیچھا نہ دکھایا
پھر اُڑ گئے فرعون سبھی ارض و سماء میں
ان لوگوں کے پھر کام کوئی جتھہ نہ آیا
اللہ کی جماعت تو بڑی تیزی سے پھیلی
اور مُلّاں پہ پڑا ذلت و اِدبار کا سایہ
مظلوم ہی جیتیں گے مؤمن ہے مقدر
مسرور نے ہم کو یہی مژدہ ہے سنایا

(خواجہ عبدالمؤمن اوسلو۔ ناروے)

پاکستان میں ایک احمدی مسلمان پر توہین رسالت کا جھوٹا مقدمہ

(رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری لندن)

(پریس ڈیسک): پاکستان سے آمدہ اطلاع کے مطابق ایک احمدی مسلمان محمد اقبال ابن فقیر محمد صاحب جو چک نمبر ۲۲۷ ج ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کے رہائشی ہیں کے خلاف مورخہ ۲۳ر مارچ ۲۰۰۴ء کو توہین رسالت کا ایک جھوٹا مقدمہ زیر دفعہ ۲۹۵/سی تھانہ ترکھانی ضلع فیصل آباد میں درج کیا گیا۔

یہ مقدمہ جماعت احمدیہ کے ایک معاند حافظ ذوالفقار علی خطیب و امام جامع مسجد چک ۲۲۷ ج ب کی مقامی پولیس کو تحریری درخواست پر درج کیا گیا۔

اس درخواست میں اس نے لکھا کہ مورخہ ۲۳ر مارچ ۲۰۰۴ء کو عصر کی نماز کے وقت محمد اقبال جو احمدیہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے جامع مسجد میں آیا اور مجھ سے سوال جواب کرنے لگا۔ دوران گفتگو اس نے کہا کہ آپ کا نبی جھوٹا ہے۔ اس طرح رسول کریم ﷺ کی سخت توہین کا مرتکب ہوا ہے۔ اس لئے اس پر توہین رسالت کا مقدمہ درج کرکے قانونی کارروائی کی جائے۔ چنانچہ اس کی درخواست پر محمد اقبال کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کرلیا گیا۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ مکرم محمد اقبال صاحب اپنے خاندان میں واحد احمدی ہیں۔ انہوں نے ۱۹۹۰ء میں بیعت کی تھی۔ بیعت کے بعد وہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ اور بہاولپور میں مقیم رہے۔ کچھ عرصہ قبل اپنے گاؤں آئے تھے تو موصوف کے والدین اور خطیب مسجد حافظ ذوالفقار علی نے محمد اقبال صاحب پر زور دیا کہ وہ احمدیت سے انحراف کریں۔ جب ان کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی تو بات چیت کے دوران ہی حافظ مذکور نے گاؤں کے لوگوں میں سخت اشتعال پیدا کیا اور پولیس سٹیشن جاکر محمد اقبال صاحب کے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ زیر دفعہ ۲۹۵/سی تعزیرات پاکستان درج کرادیا۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ پاکستان میں بسنے والے احمدی مسلمانوں کے لئے خاص طور پر دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

❀❀❀❀❀

اخبار بدر میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ملکی رپورٹیں

شولا پور میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ''جلسہ پیشوایان مذاہب'' کا انعقاد

محترم ناظر صاحب دعوۃ الی اللہ بھارت کی شرکت

معززین، حکام، میڈیا اور کثیر تعداد میں نو مبائعین و زیر تبلیغ افراد کی شرکت کمشنر آف پولیس کی جانب سے سخت حفاظتی انتظامات

ہفتہ وار سٹینک رکٹ شولا پور اور ماہانہ دینکٹ رامہ سندیش شولا پور کی تصاویر کے ساتھ تفصیلی رپورٹ

مورخہ ۰۴-۲-۲۶ کو جماعت احمدیہ کی جانب سے شولا پور کے ہیرا چند نیم چند واچنالئے'' کے MP ہال میں ایک جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا گیا۔ اس تقریب میں مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ مکرم خادم صاحب نے اپنی تقریر میں ''قومی یکجہتی'' پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی مذہب اس بات کی کبھی اجازت نہیں دیتا کہ مذہب کے نام پر کسی کا قتل کیا جائے۔ ''امن۔محبت وانسانیت'' ہی انسان کا سب سے بڑا مذہب ہے۔ اس کے علاوہ جلسہ میں شامل محترمہ نلینی چندیلے جی (میئر) شولا پور مکرم اے۔ڈی چنیوار صاحب صدر ''قومی ایکتا سمیتی'' شولا پور، پروفیسر ڈاکٹر راؤ صاحب پاٹل (جین دھرم) مکرم دھرما بھوسلے جی صدر کانگریس آئی شولا پور مکرم سنیل رسالے جی صدر شری گنیس ڈھل مندر آونتی نگر شولا پور مکرم ارون کھورے جی ایڈیٹر ''روزنامہ سکال'' وغیرہ نے اپنے اپنے تاثر بیان کئے۔ محترمہ Nalini Chandele (میئر) نے اس تقریب پر جماعت احمدیہ کے متعلق اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے اجلاسات بار بار ہونے چاہئیں۔ ومکرم Sunil Rasale Ji صدر شری گنیش ڈھل مندر نے 'قومی یکجہتی' پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے مکرم عقیل احمد صاحب سہارنپوری کے ذریعہ شولا پور میں جو 'امن وامان' کی کوشش کی گئی ایک قابل تعریف کام ہے۔ اس تقریب میں Mr. Raghunath Khere Ji (IPS) ڈی سی پی شولا پور بھی موجود تھے۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے انسانیت زندہ باد' پیشوایان مذاہب زندہ باد' محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں' دیش پریم ایمان کا ضروری حصہ ہے' وغیرہ سے متعلق بینر لگائے گئے Shri Vishnu Dev Mishraji کمشنر آف پولیس شولا پور کی ہدایت پر سخت حفاظتی انتظام کئے گئے تھے جس میں شری دلیپ بانسے صاحب اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس .A.C.P شری دتاترے سونوڈے صاحب سینئر انسپکٹر وانچارج پولیس اسٹیشن فوجدار چاوڑی ۳۔مکرم رشید علی شیخ صاحب انسپکٹر وانچارج (کرائم برانچ)۔ Mr. Shrikant Vitthal Kalghatgi-۴ سینئر انسپکٹر وانچارج ٹریفک شولا پور شہر۔ مکرم دلیپ شیپال صاحب (.A.C.P) وانچارج اسپیشل برانچ (انٹیلیجنس) مع کرائم برانچ واسپیشل برانچ کثیر تعداد میں پولیس فورس از خود شامل ہو کر حفاظتی انتظام کا جائزہ لے رہے تھے۔

جلسہ کے آخری لحہ میں مکرم عقیل احمد صاحب سہارنپوری سرکل انچارج شولا پور نے تقریب میں شامل معززین حکام وانتظامیہ کے علاوہ اس پاک کام میں تعاون دینے والے مکرم سلیم منوّر صاحب (میونسپل کاؤنسلر) شولا پور مکرم Asif Shaikh Sb.-Gangadhar Gumteji و سرکل کے تمام تر معلمین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد اختتام تقریر پنجاب سے تشریف لائے مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے جماعت احمدیہ میں عقیدت رکھنے والوں و معلمین سے ملاقات کر کے سب کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور انتظامیہ کی طرف سے مکرم دلیپ شیپال صاحب اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس وانچارج اسپیشل برانچ (انٹیلیجنس) شولا پور شہر نے مکرم ظہیر احمد خادم صاحب ومکرم عقیل احمد صاحب سہارنپوری سے ملاقات کر کے جلسہ پیشوایان مذاہب کی کامیابی کیلئے مبارک باد پیش کی شولا پور میں پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے گئے جلسہ پیشوایان مذاہب کی خبر تمام تر مقامی ٹی وی چینل پر نشر ہوئی۔ مندرجہ بالا دو اخبار کے علاوہ اخبار سوراجیہ، ترون بھارت، دینک لوکمت، کیسری، سکال، پُنیہ نگری نے بھی اس جلسہ کی خبریں شائع کیں۔ (مرسلہ: عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولا پور مہاراشٹر)

ھنجلہ (دمکا) جھارکھنڈ کے بک فیئر میں احمدیہ بک سٹال

صوبہ جھارکھنڈ کے دوسرے دارالحکومت دمکا میں مورخہ ۲۷ فروری تا ۵ مارچ ۲۰۰۴ء ایک نمائش و بک فیئر لگایا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ دمکا کی طرف سے ایک شاندار بک اسٹال لگا۔ جماعت احمدیہ کا بک اسٹال ۲۰۰ اسکوائرفٹ پر بنا تھا۔ روزانہ دوپہر ایک بجے سے رات ۹ بجے تک بک سٹال لگا۔ ہر روز تقریباً چار ہزار سے زائد مرد وزن ہمارے بک اسٹال میں آتے رہے۔ قریباً ڈھائی ہزار لٹریچر وکتب تقسیم ہوئے متعدد اہل علم تک پیغام حق پہنچا۔

جناب ابھیناسی کومار صاحب .D.C دمکا کی آمد پر خاکسار نے Revelation کتاب تحفۃً پیش کی۔

یہاں کے لوگ ھندی، بنگالی وسونتالی اہل زبان ہیں پھر بھی ہمارا بک اسٹال یہاں پر بہت مفید وکارگر ثابت ہوا۔ مکرم رشید احمد معلم مکرم بشیر خان صاحب معلم جھنکی مکرم زبیر احمد امروہی صاحب معلم ومکرم مبارک احمد صاحب تقویٰ انسپکٹر بیت المال آمد ومکرم رزاق خان صاحب معلم کا خصوصی تعاون رہا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

(فضل حق شوکت سرکل انچارج دمکا۔ جھارکھنڈ)

کوٹھی دارالسلام قادیان میں لجنہ اماء اللہ کا ایک تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۸ ر مارچ کو کوٹھی دارالسلام میں لجنہ اماء اللہ کا ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں مستورات نے شرکت کی یہ جلسہ مکرمہ بشریٰ طیبہ غوری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی صدارت میں منعقد ہوا جبکہ محترمہ حضرت آپا جان امۃ القدوس بیگم صاحبہ بھی بطور مہمان خصوصی بنفس نفیس شامل تھیں۔ اس جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ ڈاکٹر منجو صاحبہ بٹ نے کی پھر عہد امۃ النصیر صاحبہ نے دہرایا، مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ نے کچھ احادیث پڑھ کر سنائیں بعدہٗ مکرمہ امۃ الرحمٰن خادم صاحبہ نے پنجابی نعت سنائی اس کے بعد مکرمہ امۃ الحیٔ فاروق صاحبہ نے بعنوان ''لباس التقویٰ کے تحت کی جانے والی نیکیاں'' تقریر کی پھر مکرم ڈاکٹر منصورہ طارق صاحبہ نے بعنوان معاشرتی زندگی اور آپسی اتحاد پر تقریر کی اس کے بعد خاکسارہ آمنہ طیبہ نے بعنوان ہماری ذمہ داریاں'' تقریر کی اس کے بعد مکرمہ ممتاز ابو بکر صاحبہ نے نظم سنائی پھر ناصرات کی بچیوں نے ترانہ پیش کیا آخر میں محترمہ آپا جان صاحبہ نے کچھ نصائح کیں۔ اور دُعا کرائی جلسہ کے اختتام پر تمام سامعین کی چائے سے تواضع کی گئی جلسہ میں چند غیر مسلم مستورات بھی شامل تھیں۔ (آمنہ طیبہ صدر لجنہ حلقہ نور قادیان)

جماعت احمدیہ سکندر آباد کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبیؐ کا شاندار انعقاد

مورخہ یکم مئی ۲۰۰۴ء کو بعد نماز عصر ٹھیک ۵:۳۰ بجے الہٰ دین بلڈنگ سکندر آباد میں جماعت احمدیہ سکندر آباد کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد محترم سیٹھ سہیل احمد صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم سیٹھ مہر الدین صاحب مکرم عارف احمد قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد مکرم قاری نواب احمد صاحب مدرس مدرسۃ المعلمین ونائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت، خاکسار مقصود احمد بھٹی، عزیز طلحہ احمد، محترم حافظ صالح محمد الہٰ دین امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے تقریر کی۔ اس کے بعد ناصرات کی بچیوں نے سلام بحضور سرور کونینؐ پڑھ کر سنایا۔ آخر میں صدرِ اجلاس کی صدارتی تقریر ہوئی۔ بعدہٗ حضور انور کی طرف سے محترم سیٹھ سہیل صاحب کو صوبائی امارت کا بابرکت عہدہ ملنے پر گلپوشی کی گئی جو کہ امیر صاحب سکندر آباد اور امیر صاحب حیدر آباد نے کی۔ محترم صدر اجلاس کی دُعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت و خواتین نے جلسہ میں حصہ لیا۔ جلسے کے اختتام پر شرکاء جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ اور آنحضرت صلعم کی سنت کی پیروی میں اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

بنگلور میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان اور مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ کی آمد پر بنگلور میں ۱۸ر فروری ۲۰۰۴ء کو مسجد احمدیہ بنگلور میں جلسہ سیرۃ النبیؐ اور قومی یکجہتی منعقد کیا گیا۔ اسی طرح حضرت آپا جان صاحبہ کی صدارت میں لجنہ اماء اللہ کا تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں شریک ہونے کیلئے کرناٹک کے مختلف علاقوں سے کثیر تعداد میں لوگ آئے تھے۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ طاہرہ کلیم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد نظم پڑھی گئی اور پھر سپاسنامہ پیش کیا گیا اس کے بعد حضرت آپا جان نے خطاب کیا۔ آپ نے لجنہ وناصرات کو ان کی ذمہ داری بتائی اور تربیت کے بہت سے پہلو بیان کئے اور اطاعت کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اس کے بعد مقامی صدر ناصرہ شمس صاحبہ نے حضرت آپا جان صاحبہ اور تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ پھر تمام ممبرات نے حضرت آپا جان صاحبہ سے ملاقات کی۔ (ناصرہ شمس صدر لجنہ بنگلور)

تھراج پنجاب میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم

۱۲ر ربیع الاوّل بمطابق ۳ مئی بروز سوموار مکرم سادھو خان صاحب سیکرٹری مال تھراج کی صدارت میں بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مشن تھراج میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا نظم عزیزہ سربجیت بی نے سنائی۔ بعدہٗ عزیز تاج دین صاحب مکرم مولوی بلال احمد صاحب کوٹ کپورہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی اس کے بعد جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ (انیس احمد خان مبلغ تھراج سرکل انچارج موگا پنجاب)

لجنہ اماء اللہ ڈائمنڈ ہاربر سرکل کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۰۴-۳-۱۴ کو ڈائمنڈ ہاربر سرکل سینٹر میں زیر صدارت خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ' لجنہ اور ناصرات کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت عہد ونظم کے بعد صدر اجلاس نے تربیتی موضوع پر تقریر کی اور دینی معلومات پر سوال وجواب بھی ہوئے۔ (مریم صدیقہ صدر لجنہ سرکل ڈائمنڈ ہاربر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15265: میں احمد خیری ولد یسین بن اسماعیل پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت یکم اپریل ۱۹۹۹ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۳-۶-۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین احمدی نہیں ہیں اس لئے آبائی جائیداد سے حصہ لینے کی امید نہیں ہے۔ اگر مجھے کوئی حصہ ملے گا تو اس کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز اگر آئندہ کبھی کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

خاکسار اس وقت طالب علم ہے۔ ۵۰۰/- روپے ماہوار پر چندہ حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ جو بھی آمد ہوگی اس کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت ۰۳-۶-۱ سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد: نعیم احمد ڈار — العبد: احمد خیری — گواہ شد: بشیر احمد قادیان

وصیت نمبر 15266: میں شیخ علام الدین احمد ولد شیخ جبار الدین قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ میں آج مورخہ ۰۳-۱۰-۲۲ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں جب بھی کوئی جائیداد ملے گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ میں اس وقت جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہوں۔ میرا جیب خرچ ماہانہ ۳۰۰/- روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمد انور احمد — العبد: شیخ علام الدین احمد — گواہ شد: شریف احمد

وصیت نمبر 15267: میں طاہر احمد شاہ ولد مولوی غلام احمد شاہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ماندوجن ڈاکخانہ گڑھی پورہ ضلع پلوامہ صوبہ کشمیر۔ میں آج مورخہ ۰۳-۱۱-۱۹ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک مکان چھ مرلہ زمین پر دو منزلہ ماندوجن کشمیر میں ہے جس کا خسرہ نمبر ۲۰۲/۵۱۵ ہے جس کی موجودہ اندازاً قیمت دو لاکھ روپے ہوگی۔ محترم والد صاحب مرحوم کی جائیداد سے حصہ ابھی معین نہیں ہوا جو جائیداد میرے حصہ میں آئے گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گا۔ محترمہ والدہ صاحبہ بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ ان کی جائیداد سے بھی جو حصہ ملے گا اس کی بھی اطلاع دوں گا۔

میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ ۵۴۴۱ روپے ہے۔ میری اصل تنخواہ ۵۹۴۱ روپے ہے۔ مبلغ ۵۰۰ روپے اس میں سے G.P. فنڈ کٹتا ہے جب یہ اکٹھا ملے گا اس پر حصہ آمد ادا کروں گا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر منظوری ماہ دسمبر ۰۳ سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: غلام رسول بانڈے — العبد: طاہر احمد شاہ — گواہ شد: جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر 15272: میں اظہر احمد خادم ولد ظہیر احمد خادم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۳-۱۱-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت خاکسار صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہے اور ماہانہ مبلغ -/2650 روپے ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ خاکسار کی کوئی زائد آمد نہیں ہے۔ اگر کبھی کوئی زائد آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرنے کا پابند ہوگا۔

میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2650 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمد انور احمد — العبد: اظہر احمد خادم — گواہ شد: قریشی انعام الحق

اعلان بابت داخلہ

احمدیہ انسٹی ٹیوٹ آف ریلیجنس اسٹڈیز لکھنؤ

مرکز احمدیت قادیان سے باہر ہندوستان بھر میں سلسلہ کی یہ پہلی دینی درسگاہ ہے خاص کر نومبائعین خدام کو مرکزی نظام سلسلہ سے جوڑنے کی غرض سے جاری شدہ، دور خلافت رابعہ کا ایک تاریخی و یادگاری ادارہ ہے۔ اس کے نئے تعلیمی سال کیلئے داخلہ شروع ہونے والا ہے۔ زیادہ سے زیادہ احمدی نوجوان اس میں داخل ہوں۔

شرائط داخلہ

۱- امیدوار کا تعلیمی معیار کم از کم میٹرک پاس ضروری ہے۔
۲- عمر ۲۰ سال سے زائد نہ ہو۔
۳- امیدوار غیر شادی شدہ ہو۔
۴- داخلہ فارم پر صدر جماعت یا مرکزی انچارج کی تصدیق ضروری ہوگی۔
۵- داخلہ فارم مکمل کر کے مورخہ ۳۰ جون تک صوبائی امیر یوپی کے پتہ پر ارسال کئے جائیں۔
۶- داخلہ سے قبل انٹرویو لیا جائے گا۔ انٹرویو میں پاس ہونے پر ہی داخلہ ممکن ہوگا۔

داخلہ فارم دفتر ادارہ ہذا اور دفتر صوبائی امارت یوپی سے دستیاب ہیں۔ (امیر صوبائی یوپی)

ضروری اعلان

جو احباب وخواتین مختلف قضائی معاملات دفتر ھذا کو بھجواتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستوں میں فریقین کے ایڈریس بہت وضاحت کے ساتھ درج کیا کریں۔ اور اسی طرح فون فیکس نمبر وغیرہ بھی درج کئے جائیں تاکہ رابطہ میں سہولت رہے اور معاملات کے تصفیہ میں تاخیر نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب وخواتین اس کی پابندی کریں گے۔ (حکیم محمد دین ناظم دارالقضاء قادیان)

امتحان دینی نصاب مجلس انصار اللہ بھارت

امسال دینی امتحان ۲۷ جون کی بجائے ۱۸ جولائی کو ہونا ہے۔ انصار اس کے مطابق نصاب کی تیاری کرتے رہیں۔ زعماء کرام اپنی مجلس سے امتحان دینے والے انصار کی تعداد سے جلد مطلع فرمائیں تا کہ سوال نامہ بھجوایا جا سکے۔ جوابی پرچہ ہرصورت میں آخر جولائی تک دفتر انصار اللہ بھارت میں پہنچ جانا چاہئے۔ نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆- قرآن مجید باترجمہ سورۃ الانعام آیت ۱۰۱ تا ۱۴۳ — ۵۰ نمبر
☆- کتاب ضرورۃ الامام (مصنفہ حضرت مسیح موعود مکمل) — ۲۵ نمبر
☆- دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ ۵۵ تا ۱۰۳ — ۲۵ نمبر

انعامی مقالہ برائے مجالس انصار اللہ بھارت

اراکین انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کیلئے امسال سے ایک انعامی مقالہ کی تجویز ہے۔ انصار حضرات اس سال "خلافت رابعہ کی برکات" کے عنوان سے کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ایک مقالہ ۳۱ اگست تک دفتر انصار اللہ بھارت میں بھجوا دیں۔ انعام اول ۱۰۰۰/- روپے - دوم ۷۰۰/- روپے - سوم ۵۰۰/- روپے۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

بقیہ صفحہ	(۱)

مَاتَصْنَعُوْنَ ۝ (العنکبوت:۴۶)

ترجمہ: تو کتاب میں سے جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

فرمایا کہ ہر نوجوان کو چاہئے کہ وہ نمازوں کو اپنے لئے لازم کرلے اور صبح گھر سے نکلنے سے پہلے قرآن مجید کے کم ازکم ایک دو رکوع ضرور تلاوت کرے یہی وہ چیز ہے جس کے نتیجہ میں معاشرے سے برائیاں اور بے حیائیاں دور کی جاسکتی ہیں۔ فرمایا حدیث کے مطابق نماز دین کا ستون ہے اگر ہم نماز کو چھوڑ دیں یا ضائع کر دیں تو کیا ستون کے بغیر عمارت کھڑی رہ سکتی ہے پس خشوع اور خضوع کے ساتھ نمازیں ایسے ادا کرو جیسے ادا کرنے کا حق ہے۔ اپنے ایمان افروز افتتاحی خطاب میں حضور نے احادیث نبوی کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان افروز نصائح بھی بیان فرمائیں۔ اور آخر پر فرمایا کہ جماعت احمدیہ جرمنی نے ۱۰۰ مساجد کی تعمیر کا جو وعدہ کیا تھا اس وعدے کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کی بیان فرمودہ نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ	(۱)

راشدہ ختم ہوگئی فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سب کچھ بیان فرما دیا تھا کہ ناشکری کرو گے تو فاسق ٹھہرو گے۔ اور فاسقوں اور نافرمانوں کو خلافت کی نعمت نہیں ملے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مسیح موعود کے زمانے میں آنے والی دائمی خلافت کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی بیان فرمادی تھی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے مسلمانو تم میں نبوۃ رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اللہ اس کو اٹھالے گا اس کے بعد خلافت علی منہاج نبوت کا قیام ہوگا پھر یہ خلافت بھی ختم ہو جائے گی جابر اور ظالم بادشاہوں کا دور شروع ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ پھر خلافت علی منہاج نبوت کا قیام فرمائے گا۔ پھر حضورؐ خاموش ہوگئے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ اس دور میں اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور اس دائمی خلافت کے شاہد اور اس کی برکات کے فیض پانے والے بن گئے ہیں فرمایا اس آخری زمانہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی بشارت دے دی تھی کہ آخرین میں آپ کا نزول ہوگا اور جسے ماننے والے صحابہ کا درجہ پائیں گے۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رسالہ الوصیت سے خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ارشادات پڑھ کر سنائے۔ فرمایا دیکھ لیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد سلسلہ خلافت شروع ہوا اور خدا نے جماعت کو ہر فتنہ سے محفوظ رکھ کر ترقیات وفتوحات سے ہمکنار فرمایا حضور انور نے خلافت اولیٰ کے زمانہ میں اُٹھنے والے منکرین خلافت کے فتنہ کا ذکر کر کے ان کے ناکام و نامراد ہونے کا ذکر فرمایا خلافت ثانیہ میں ۱۹۳۴ء میں احراریوں کے اُٹھنے والے فتنے ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں اُٹھائے جانے والے فتنے کا ذکر کر کے فرمایا کہ خلافت ثانیہ اللہ کے فضل وکرم سے نصف صدی سے زائد عرصہ تک قائم رہی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مبارک دور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بیش بہا ترقیات سے نوازا کئی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہوئے مبلغین کا سلسلہ شروع ہوا تحریک جدید اور وقف جدید کی مبارک تحریکات کا آغاز ہوا۔

اس کے بعد خلافت ثالثہ کے دور میں ۷۴ء کا فساد ہوا۔ جس کے نتیجہ میں جماعت کو شہادت کی قربانیاں دینی پڑیں جانی نقصان کے علاوہ املاک کا نقصان بھی ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے جماعت کو پہلے سے بڑھ کر ترقیات عطا فرمائیں۔ فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خلافت ثالثہ پر متمکن ہونے والے کو پہلے سے ہی بشارات دے دی تھیں کہ اگر حکومتیں بھی اس سے ٹکرائیں گی تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ چنانچہ اس دور میں جماعت کی مخالفت کرنے والی حکومتوں کا واقعی وہی حشر ہوا حضور انور نے فرمایا کہ خلافت رابعہ کے دور میں ۱۹۸۴ء میں پھر فتنوں نے سر اٹھایا اور ہر طرح سے جماعت کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنا ہی زیادہ جماعت کو برکات سے نوازا نہ صرف مالی لحاظ سے جماعت وسیع ہوئی بلکہ عددی لحاظ سے بھی جماعت کو خدا نے بے انتہاء برکتوں سے نوازا اور سب سے بڑی برکت ایم ٹی اے کی برکت ہے دشمن نے خلیفۂ وقت کو اس کے فرائض سے ایک ملک میں روکنے کی کوشش کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں اس مبارک سلسلہ کو پھیلا دیا اور پھر خلافت خامسہ کے دور میں دشمنوں نے بھی جماعت میں اتفاق و اتحاد کے نہ صرف نظارے دیکھے بلکہ ان کا اعتراف بھی کیا۔ اس ضمن میں حضور انور نے افریقہ کے موجودہ دورے کا ذکر کرتے ہوئے افریقن احمدیوں کی خلافت سے وفاداری اطاعت و وفا کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا۔ یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا آج بھی اپنے پیارے مسیح کی پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے وہ آج بھی اس طرح نواز رہا ہے جس طرح پہلے نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی نوازتا رہے گا۔

دُعائیں کرتے ہوئے اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر جھکے رہیں اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ضروری اعلان

مکرم منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ بات سامنے آئی ہے کہ مختلف جماعتیں اور افراد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی تصاویر وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہتے ہیں اور اجازت حاصل نہیں کرتے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ھدایت ہے کہ مذکورہ تصاویر شائع کرنے سے پہلے دفتر ھذا کو تصاویر بھجوا کر اجازت حاصل کی جائے۔ اجازت کے بغیر ہرگز شائع نہ کی جائیں۔

جملہ افراد جماعت اس ھدایت کی پابندی فرمائیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

سیکرٹری تعلیم توجہ دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵/دسمبر ۲۰۰۳ء میں جماعت کے عہدیداران کو توجہ دلاتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ اس میں سیکرٹری تعلیم کے فرائض تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ یہ جماعتی عہدہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ جماعت کے امراء اور صدر جماعتوں کا فرض ہے کہ سیکرٹری تعلیم کو فعال بنانے کیلئے حضور انور کے ارشاد کے مطابق پوری کوشش کریں۔ (یہ خطبہ بدر ۲ مارچ میں چھپ چکا ہے)

درج ذیل امور کی طرف خاص توجہ دیں۔

☆۔ جو بچے سکول جانے کی عمر کے ہیں اور سکول نہیں جا رہے تو وجہ دریافت کی جائے کہ وہ سکول کیوں نہیں جا رہے۔

☆۔ جماعت کے بچوں کا تعلیمی معیار اب میٹرک کی بجائے .F.A یعنی بارویں کلاس جو ہائر سکنڈریز کے برابر ہے۔ مقرر کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہر بچہ کو بارویں کلاس تک لازمی تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔

☆۔ جن بچوں نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی ہے اور ہائر سیکنڈریز کرنا چاہتے ہیں، لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے نہیں پڑھ رہے ان کا جائزہ لیا جائے۔

☆۔ بعض بچوں کو عام روایتی پڑھائی میں دلچسپی نہیں ہوتی ایسے بچوں کو کسی ہنر سیکھنے کی طرف توجہ دلائیں۔

سیکرٹریان تعلیم جو مختلف جماعتوں میں مقرر کئے گئے ہیں وہ جلد اپنی جماعت کا جائزہ لیکر اپنے صوبائی امیر کی معرفت اپنی کارگزاری کی رپورٹ ۔ نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ تا کہ نظارت حضور کے منشاء کے مطابق ایسی رپورٹس کا ذکر اپنی ماہوار کارگزاری کی رپورٹ کے ساتھ بھجوا سکے۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 بینگولین کلکتہ 70001

دکان 2248.5222, 2248.1652

2243.0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

دعائوں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی

اسد محمود بانی

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES ☆ BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

کلکتہ

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 Tuesday, 1 June 2004 Issue No. 22

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

...... حالات حاضرہ ......

آئینہ پاکستان

توہین رسالت قانون کی آڑ میں پاکستان میں پھیلتا ہوا فساد

روزنامہ "ڈان" لاہور ۱۴/ مارچ ۲۰۰۴ء کا فکر انگیز مضمون

قانون کی آڑ میں:-

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت ڈاکٹر محمد یونس شیخ پر اکتوبر ۲۰۰۰ء میں توہین رسالت کے جُرم کا الزام دھرا گیا۔

قانون کی آڑ میں.... ستمبر ۲۰۰۱ء میں اُس پر مقدمہ چلایا گیا۔ مجرم پانے پر سزائے موت سنائی گئی۔

قانون کی آڑ میں...اڈیالہ جیل کی کال کوٹھڑی میں آپ سزائے موت کے انتظار میں رہے یہاں تک کہ قانون کی آڑ میں.... نومبر ۲۰۰۳ء کو آپ کی سزا اُلٹ دی گئی اور آپ کو بڑی راز داری سے رہا کر دیا گیا۔

اس پر مدعی نے فوری طور پر موصوف کی بریت کے خلاف اپیل دائر کر دی۔ اب ایک آزاد فرد کی حیثیت سے اس ملک میں آپ کیلئے زندگی گزارنا اور زندہ رہنا ناممکن ہو گیا تو ہفتوں آپ روپوش رہ کر اپنے افراد خانہ سے ملتے رہے اور ۱۹/ جنوری ۲۰۰۴ء کی صبح کو براستہ دوبئی جنیوا پرواز کر گئے۔ آپ کی مادرِ وطن سے روانگی نسبتاً محفوظ اور آزاد ماحول میں زندگی گزارنے کی خاطر ہے۔ یہ ہے پاکستانی ریاست کی حالت زار!!! کہ وہ تحفظ فراہم نہیں کرنا چاہتی یا تحفظ فراہم کرنے سے قاصر ہے اور.....

یہ ہے اس ملک کا معاشرہ! اور.....

یہ ہے امن و امان لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال کہ جب ایک شخص پر توہین رسالت کا الزام لگ جاتا ہے تو اگر وہ سُکھ کی زندگی جس میں تحفظ اور آزادی میسر ہوا چاہتا ہے تو اُسے ملک سے بھاگ جانے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

بھاگ مسافر میرے وطن سے میرے چمن سے بھاگ
اوپر اوپر پھول کھلے ہیں بھیتر بھیتر آگ

یونس شیخ کے پاس بھی چلے جانے کے سوا کوئی رستہ ہی نہیں تھا جسے آپ نے بادل نخواستہ اپنا لیا۔

محمد یونس شیخ کی افسوسناک کہانی کی تفصیلات لندن کی ایک عالمی انسانی اور اخلاقی یونین کی ویب سائٹ پر بیان کی گئی ہیں۔ جس کی ویب سائٹ اس نام سے ہے۔

www.i heu.org!younus

شیخ صاحب ۱۹۵۲ء میں چشتیاں میں پیدا ہوئے۔ ہائی اسکول تک تعلیم کے بعد ملتان میں آپ نے میڈیسن کی تعلیم حاصل کی اور ڈاکٹر آف میڈیسن بن گئے۔ بعد ازاں ڈبلن اور لندن سے آپ نے پوسٹ گریجویشن کی۔ ۱۹۸۱ء سے ۱۹۸۸ء تک آپ لندن میں بطور زیر تربیت سرجن رہے۔ پاکستان پلٹنے پر اسلام آباد کے ایک میڈیکل کالج میں پڑھاتے رہے۔

جیسا کہ پاکستان میں تمام انسانی حقوق کے علمبرداروں سے ہوتا ہے آپ بنیاد پرستوں کی نظروں میں آ گئے۔ آپ نے پاک بھارت فورم فار پیس اینڈ ڈیماکریسی میں حصہ لینا شروع کیا۔ اس کے علاوہ آپ مختلف تنظیموں ساؤتھ ایشین فریٹرنٹی ساؤتھ ایشین یونین اور ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے ممبر تھے۔ ۱۹۹۰ء میں یورپ کی روشنی اور احیاءِ نو سے متاثر ہو کر آپ نے ایک تنظیم قائم کی جس کا نام "دی انلائٹمنٹ" یعنی روشنی رکھا۔

ساؤتھ ایشین یونین کے ایک اجلاس میں آپ نے یکم اکتوبر ۲۰۰۰ء کو تجویز کیا کہ کشمیر کے عوام کے مفاد کیلئے بھارتی اور پاکستانی فوجوں کے درمیان لائن آف کنٹرول کو عالمی سرحد (انٹرنیشنل بارڈر) بنا دیا جائے۔ یہی وجہ تھی جس نے ہمارے ایک کودن اور غبی شخص کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی۔ پھر اُس نے ڈاکٹر شیخ کو کہلا بھیجا کہ

"میں اُس کا سر کچل دوں گا جو ایسی بات کرے گا"

بغیر کسی وجہ سے آپ کو مورخہ ۳/ اکتوبر کو کالج کے حکام نے معطل کر دیا گیا۔

اُس شام کو آپ کے شاگردوں میں سے ایک نے (جسے اپنے بہت سے ساتھیوں کی حمایت حاصل تھی) اور ایک پاکستانی دفتر خارجہ کے ملازم نے چوکس و ہوشیار مذہبی گروپ مجلس تحفظ ختم نبوت کے پاس شکایت کر دی۔ الزام یہ تھا کہ ۲/ اکتوبر کو ۱۲ بجے اور ۱۲ بج کر ۴۰ منٹ کے دوران ڈاکٹر صاحب نے نعوذ باللہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف توہین آمیز کلمات کہے ہیں۔ ایسے کاموں میں ہمہ وقت چوکس و ہشیار لوگوں نے پولیس کے پاس رپٹ جا لکھوائی۔ یونس شیخ صاحب کو ۴/ اکتوبر کی شام کو گرفتار کر لیا گیا۔

تعزیرات پاکستان کی شق ۲۹۵-سی کے تحت جس پر توہین رسالت کا الزام لگ جاتا ہے اُس کی ضمانت نہیں ہو سکتی۔ اور اسے عدالتی کارروائی کیلئے حوالات میں رکھا جاتا ہے۔ اگر اس پر جرم ثابت ہو جاتا ہے تو اُسے لازمی طور پر سزائے موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ۲۰۰۱ء کی گرمیوں میں ڈاکٹر شیخ پر مقدمہ چلتا رہا۔ یہ مقدمہ ایسی ناموافق عدالت میں چلا جو کارروائی کے دوران مذہبی انتہاء پسندوں سے کھچا کھچ بھری رہتی تھی۔ ان ہی لوگوں نے صفائی کے وکلاء کو یہ دھمکی دے رکھی تھی کہ "وہ اپنے بیوی بچوں کی فکر کریں" اس مقدمہ کی آخری دو پیشیاں تنہائی میں ہوئیں۔ جبکہ طالبان کے مسلح افراد عدالت کے باہر منتظر کھڑے رہتے تھے۔ آخر کار مقدمہ کی کارروائی کے دوران یہ ثابت ہو گیا کہ مبینہ واقعات کبھی بھی ظہور پذیر نہیں ہوئے۔ اس کے باوجود آپ کو ۸/ اگست ۲۰۰۱ء کو ملزم و قصوروار پایا گیا اور سزائے موت سنا دی گئی۔ ایسی بے انصافیاں توہین رسالت کے جھوٹے مقدمات میں آئے دن کا کھیل ہیں۔

اگلے دو سال شیخ صاحب کو راولپنڈی کی سنٹرل جیل کی کال کوٹھڑی میں قید تنہائی سے دو چار ہونا پڑا۔ آپ نے لاہور ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ لیکن دو ججوں نے آپ کی اپیل سے اتفاق نہ کیا۔ ۱۵/ جولائی ۲۰۰۲ء کو آپ کا مقدمہ ایک سینئر جج کی عدالت میں فیصلہ کیلئے پیش ہوا۔

ایک سال تک یہ مقدمہ معرض التواء رہا۔ بالآخر متذبذب ثالثی جج صاحب نے اس مقدمہ کو ۹/ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو سنا۔ جج صاحب نے فیصلہ دیا کہ ابتدائی فیصلہ پختہ نہیں تھا۔ اپنی جان بچاتے ہوئے۔ (کیونکہ اُن ججوں اور اُن کے بیوی بچوں کی زندگیاں محفوظ نہیں تھیں جو توہین رسالت کے مقدمہ میں کسی قسم کی نرم مزاجی اور رواداری کا مظاہرہ کرتے) آپ نے ڈاکٹر شیخ کو بری الذمہ کرنے کی بجائے مقدمہ کی دوبارہ سماعت کیلئے ماتحت عدالت کو واپس بھجوایا۔

مقدمہ کی سماعت تین نشستوں میں نومبر ۲۰۰۳ء میں اسلام آباد کی سیشن کورٹ میں ہوئی۔ پچھلے خوف و ہراس کے واقعات کی روشنی میں جو وکلاء کو پہلی پیشیوں پر پیش آئے تھے۔ ڈاکٹر شیخ نے جج کو اپنے رفقاء اور عدالت میں موجود سفارت کاروں کی ہدایت کے برخلاف یہ فیصلہ کیا کہ اس دفعہ وہ اپنا دفاع خود کریں گے۔ استغاثہ کے وکیل نے عدالت کے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کر کے فائدہ اُٹھانا چاہا۔ لیکن شیخ صاحب نے اپنے دفاع کو قانونی دلائل تک محدود رکھا اور آخر کار۔ ۲۰/ نومبر کو بری الذمہ قرار دیئے گئے۔

اس دلیر و بہادر جج نے ڈاکٹر شیخ کے قانونی دلائل سے اتفاق و رضامندی کا مظاہرہ کیا۔ اور واضح ہوا کہ آپ پر الزامات بے بنیاد ہیں۔ آپ کے خلاف مقدمہ باز..... دو ملاں اور بہت سے طالب علموں نے دروغ گوئی سے کام لیا ہے۔ پاکستان میں توہین رسالت کے بہت سے ملزمان جیلوں ہی میں اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور بہت سے جنہوں نے مقدمہ لڑے اور بری ہوئے لیکن اُن کو رہائی پانے کے بعد قتل کر دیا گیا۔ اس کی چند ایک مثالیں پیش خدمت ہیں۔

.....محمد یوسف کو لاہور کی سنٹرل جیل میں جولائی ۲۰۰۲ء کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ جبکہ موصوف کو اپنی اپیل کے فیصلہ کی انتظار تھی۔

فروری ۲۰۰۳ء میں مشتاق ظفر (جس پر توہین رسالت کا الزام تھا) کو ہائی کورٹ سے گھر واپس جاتے ہوئے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

جون ۲۰۰۳ء میں ۳۵ سالہ نسیم بی بی (جو پولیس کے ہاتھوں اجتماعی آبروریزی کا شکار ہوئی) پر توہین رسالت کا الزام تھا۔ جسے جیل ہی میں مقدمہ کی کارروائی شروع ہونے سے قبل ہی ہلاک کر دیا گیا۔

قانونی پیشہ حملوں سے محفوظ نہیں ہے۔ وکلاء صفائی کو مذہبی ہٹ دھرم اور بنیاد پرستوں کی طرف سے باقاعدگی سے ڈرایا دھمکایا جاتا ہے اور ہائی کورٹ کے ایک جج کو ایک توہین رسالت کے ملزم کو بری کرنے پر قتل کیا جا چکا ہے۔

جب تک توہین رسالت کے قوانین قانون کی کتابوں میں موجود ہیں اُس وقت تک ان کا غلط

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں